رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فیروز سنز لمیٹڈ

FAISAL JHANDIR LIBRARY
Acc No. 076/91
MAS ★ MAILSI ★

XVI. 12. IX. 3
02. 0115. 20. 30. 16 W56. B 300. 192

مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور

طابع عبدالسلام خان

قیمت ۶ء۵۰

TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY

Masood Faisal Jhandir Library

پیش لفظ

اسلامی شرع میں کلامُ اللہ کے بعد احادیثِ نبوی کا درجہ ہے۔ اگر اسلامی آئین و اصول کا سرچشمہ قرآنِ حکیم ہے تو اس کی صحیح تفسیر و تشریح نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشادات و اعمال ہیں۔ ان دونوں کی بُنیاد پر ہی شریعتِ محمدیہ کی تدوین ہوئی ہے۔

جامعینِ حدیث نے سالہا سال کی عرق ریزی اور تحقیق و تفحّص کے بعد لاکھوں کی تعداد میں احادیث جمع کیں اور اُن کی صحت و عدمِ صحت کا اس قدر لحاظ رکھا کہ ذرا سے شُبے پر ہزاروں حدیثیں دریا بُرد کر دیں اور جن راویوں کی ثقاہت مشکوک ہوئی، اُن کی نشان دہی کرا دی۔ اس کے باوجود صحیح اور مُستند احادیث کی تعداد اتنی ہے کہ اس بحرِ بے کنار کی شناوری ایک عام آدمی کے بس کی بات نہیں۔

ہم نے اِس مُختصر مجمُوعے میں حدیث کی چھ مُستند کُتب (صحاحِ سِتّہ) سے وُہ خاص خاص احادِیث درج کی ہیں جو عقائِد، اَخلاق اور اَعمال کی اُن شِقوں سے مُتعلّق ہیں، جن سے ہمیں روزمرّہ زِندگی میں واسطہ پڑتا ہے اور جن کو مشعلِ راہ بنا کر ہم صحیح اِسلامی کردار و اَخلاق سے بہرہ وَر ہو سکتے ہیں۔ حتّی الامکان اِس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ مُختصر حدیثیں اِنتخاب کی جائیں تاکہ تحرِیر و تقرِیر اور روزمرّہ گفتگو میں بھی انھیں استعمال کیا جا سکے۔

ہر حدیث اصل عَربی متن میں ہے اور اُس کے نیچے سلیس اور عام فہم ترجمہ ہے، جسے معمُولی پڑھے لکھے لوگ بھی بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ ہمیں اُمیّد ہے کہ ہماری یہ کوشش قبُولِ عام حاصل کرے گی۔

ترتیب

عقائد

ایمان ۹
نماز ۱۱
روزہ ۱۳
حج ۱۵
زکوٰۃ ۱۸
قرآن ۲۱
جہاد ۲۳

حقوق

مسلمانوں کے حقوق ۲۷
والدین کے حقوق ۳۱
اولاد کے حقوق ۳۴
میاں بیوی کے حقوق ۳۶
رشتے داروں کے حقوق ۳۸
ہمسایوں کے حقوق ۳۹
خادموں کے حقوق ۴۲
مزدوروں کے حقوق ۴۴
یتیموں کے حقوق ۴۵
سائل سے سلوک ۴۶
بڑوں کی عزت، چھوٹوں سے شفقت ۴۷

نیک اعمال

طہارت ۴۸
خلوصِ نیت ۵۰
علم ۵۱
نیکی کی ہدایت ۵۳
اطاعتِ امیر ۵۵

حکام کے فرائض	۵۶	قرض دار و قرض خواہ	۸۳
عدل و انصاف	۵۹	حیا	۸۷
رحم	۶۰	توبہ	۸۹
سخاوت	۶۱	بیمار پرسی	۹۰
شجاعت	۶۳	کم گوئی	۹۲
خوش اخلاقی	۶۴	حفاظتِ جان و مال	۹۳
حلم و بردباری	۶۶	**بُرے اعمال**	
نرمی	۶۷		
عفو و درگزر	۶۸	بدگوئی و بدزبانی	۹۶
تواضع و انکساری	۶۹	افواہیں	۹۷
صبر و شکر	۷۰	دو رُخی	۹۸
قناعت	۷۲	جھوٹ	۹۹
توکّل	۷۳	جھوٹی شہادت و قسم	۱۰۲
رزقِ حلال	۷۴	غیبت	۱۰۳
تجارت	۷۶	چغل خوری و عیب جوئی	۱۰۶
امانت و دیانت	۷۸	بے جا طرف داری	۱۰۷
سچائی	۸۰	بے جا تعریف	۱۰۸
ایفائے عہد	۸۱	حسد و بغض	۱۰۸
مہمان نوازی	۸۲	تکبّر	۱۱۰

بے جا فخر	١١١
غصّہ	١١٣
چوری	١١٤
غصب	١١٥
ظلم	١١٦
ذخیرہ اندوزی	١١٩
قتلِ ناحق	١٢٠
خودکشی	١٢١
لالچ	١٢٣
سود	١٢٤
رشوت	١٢٦
گداگری	١٢٧
عہد شکنی	١٣٠
مُردوں کو بُرا کہنا	١٣١
دوسروں کی مصیبت پر خوش ہونا	١٣٢
بین کرنا	١٣٢

آداب

سلام	١٣٣
مصافحہ و معانقہ	١٣٦
گھر میں داخل ہونا	١٣٨
کسی کے گھر جانا	١٣٩
مجلس	١٤٠
چھینک اور جمائی	١٤٢
بیٹھنا اور لیٹنا	١٤٤
چلنا پھرنا	١٤٦
راستہ	١٤٨
کھانا پینا	١٥٠
ہنسنا	١٥٥
لباس	١٥٦
نکاح	١٦١
مہر	١٦٢
ولیمہ، عقیقہ	١٦٤
بچوں کا نام رکھنا	١٦٥
شب برات	١٦٦
عیدین	١٦٨

دعائیں

دعا کی اہمیت	١٧١

دُعا کا طریقہ ۱۷۲
دُعا کا وقت ۱۷۳
صُبح و شام کی دُعا ۱۷۴
سوتے، جاگتے وقت کی دُعا ۱۷۷
چاند دیکھنے کی دُعا ۱۷۸
روزہ کھولنے کی دُعا ۱۷۹
گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا ۱۷۹
سفر کی دُعا ۱۸۰
کھانے کے بعد کی دُعا ۱۸۴
بُری چیزوں اور دُشمنوں سے پناہ کی دُعا ۱۸۵
جنگ کے وقت کی دُعا ۱۸۶
تکلیف و مصیبت کے وقت کی دُعا ۱۸۸
ادائگیِ قرض کی دُعا ۱۸۹
جامع دُعائیں ۱۹۰

عقائد

ایمان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ۔ (متفق علیہ)

رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیادی باتیں پانچ ہیں : (۱) گواہی دینا کہ اللہ ایک ہے ۔ اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد، صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم، اللہ کے بندے اور رسول ہیں ۔ (۲) نماز قائم کرنا ۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا ۔ (۴) حج ۔ (۵) رمضان کے روزے ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُؤْمِنُ

مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ.
(ترمذی۔ نسائی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُسلمان وہ ہے، جس کے ہاتھ اور زبان سے مُسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ اور مومن وہ ہے، جس سے لوگوں کی جان و مال امن میں ہیں۔

اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِيْمَانُ. قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ. قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْاِثْمُ قَالَ اِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ. (احمد۔ مشکوٰۃ)

ایک آدمی نے رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جب تجھے نیکی سے خوشی ہو اور بُرائی سے تکلیف ہو تو تُو مومن ہے۔ اُس نے کہا کہ حضور! گناہ کسے کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ جو کام تیرے دل میں کوئی خلش پیدا کرے، اُسے چھوڑ دے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

اَفْضَلِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰہِ وَتُبْغِضَ لِلّٰہِ وَتُعْمِلَ لِسَانَکَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ. قَالَ وَمَا ذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَکْرَہَ لَھُمْ مَا تَکْرَہُ لِنَفْسِكَ. (احمد۔ مشکوۃ)

حضرت معاذؓ بن جبل کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کی سب سے بڑی خصلت کے متعلق سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے لیے کسی سے دوستی اور اللہ ہی کے لیے دشمنی اور زبان پر اللہ کا ذکر جاری رہنا۔ میں نے پھر عرض کیا کہ حضورؐ! اور کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جو کام اپنے لیے پسند کرتے ہو، وہی دوسروں کے لیے پسند کرو۔ اور جسے خود پسند نہیں کرتے، اسے دوسروں کے لیے بھی پسند نہ کرو۔

نماز

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَھُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْئَھُنَّ وَصَلَّاھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ وَاَتَمَّ

رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ. (ابو داؤد، نسائی۔ مشکوٰۃ)

حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جس نے اچھی طرح وضو کر کے انھیں وقت پر ادا کیا، رکوع و سجود کو ٹھیک بجا لایا، خدا کے حضور خشوع و خضوع سے کام لیا، اللہ نے اُس کی بخشش کا وعدہ کر لیا اور اگر ایسا نہ کیا تو خدا کا کوئی وعدہ نہیں۔ چاہے تو بخش دے، چاہے تو سزا دے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. (متفق علیہ)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے ستائیس نمازیں پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

روزہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ رَمَضَانُ شَہْرٌ مُّبَارَکٌ فَرَضَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ تُفْتَحُ فِیْہِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِیْہِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَتُغَلُّ فِیْہِ مَرَدَۃُ الشَّیَاطِیْنِ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ مَنْ حُرِمَ خَیْرَھَا فَقَدْ حُرِمَ۔ (نسائی-احمد)

رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تمھارے لیے رمضان کا مبارک مہینہ آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں۔ اِس مہینے میں آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ شریر شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے۔ اِس ماہ میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اِس مہینے میں نیکی سے محروم رہا، وہ بالکل محروم رہا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ ثَمَانِیَۃُ اَبْوَابٍ مِّنْھَا بَابٌ یُّسَمّٰی الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُہٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ (متفق علیہ)

رسولِ اکرم، صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جنّت میں آٹھ دروازے ہیں۔ ایک دروازے کا نام ' ریان ' ہے۔ اِس دروازے سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً۔ (متّفق علیہ)

رسولِ کریم، صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "سحری کھایا کرو۔ اِس لیے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔
(بخاری)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "جو آدمی روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا اور اُس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا، اللہ تعالیٰ کو اُس کے روزے کی ضرورت نہیں۔"

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ

فَسَقَطَ الصَّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَھَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْیَوْمَ بِالْاَجْرِ.

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم ایک سفر میں حضور کے ساتھ تھے۔ ہم میں سے بعض لوگ روزے سے تھے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ ہم نے ایک جگہ قیام کیا۔ اُس دن شدید گرمی تھی۔ روزہ دار تو بیٹھ گئے اور دُوسرے لوگوں نے خیمے لگائے اور اُونٹوں کو پانی پلایا۔ حضورؐ نے فرمایا "آج بے روزہ دار ثواب لے گئے"۔

حج

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَوْ قُلْتُھَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ لَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِھَا وَلَمْ تَسْتَطِیْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّۃٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ. (نسائی۔ احمد۔ دارمی)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ حضرت اقرعؓ بن حابس نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ "حضور! کیا ہر سال؟" آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں 'ہاں' کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا اور واجب ہو جاتا تو تم اِس کے ادا کرنے کی نہ طاقت رکھتے اور نہ ادا کرتے۔ حج زندگی میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے۔ اِس سے زائد نفل ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَّلَکَ زَادًا وَّ رَاحِلَۃً تُبَلِّغُہٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَّمُوْتَ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَّ ذٰلِکَ لِاَنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۔ (ترمذی)

حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو کھانے پینے اور بیتُ اللہ تک کی سواری کے اِخراجات رکھتا ہو، پھر اُس نے حج نہیں کیا تو اُس کے یہودی یا نصرانی ہو کر مرنے میں کوئی فرق نہیں۔ یہ اِس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، لوگوں پر حج فرض ہے جب کہ

وہ راستے کے اخراجات کی طاقت رکھتے ہوں"۔

اَتَی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِیْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَ اَنَّہَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ عَلَیْہَا دَیْنٌ اَکُنْتَ قَاضِیَہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَیْنَ اللّٰہِ فَھُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ۔ (متفق علیہ)

ایک آدمی دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بہن نے منّت مانی تھی کہ وہ حج کرے گی، اور وہ مر گئی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تو اُسے ادا کرتا؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، تو پھر خدا کا قرض بھی ادا کرو۔ اس کا ادا کرنا زیادہ ضروری ہے۔

اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا یَجِدُ نَعْلَیْنِ فَیَلْبَسُ خُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْھُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّیَابِ شَیْئًا مَسَّہٗ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ۔ (متفق علیہ)

ایک آدمی نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ مُحرِم کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ قمیص اور پاجامہ نہ پہنو، پگڑی نہ باندھو، ٹوپی اور برساتی نہ اوڑھو اور موزے بھی نہ پہنو، مگر جس کے پاس جُوتا نہ ہو، وُہ موزے پہن لے اور ٹخنوں سے نیچے سے کاٹ دے اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جو زعفران اور کائی سے رنگا ہُوا ہو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِہٖ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ۔ (مشکوٰۃ)

رسُولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جو آدمی حج یا عمرے یا جہاد کے ارادے سے نکلا اور راستے میں فوت ہو گیا، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا۔

زکوٰۃ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مَنْ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ

لَهٗ مَالُهٗ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ طَوَّقَهٗ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ
بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ
ثُمَّ تَلَا "وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ" الْاٰيَة.

(بخاری)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اُس نے اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کی، قیامت کے دِن یہ مال زہریلا سانپ بنا دِیا جائے گا۔ اُس کے سر پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور اُس کے گلے میں پہنا دِیا جائے گا۔ وہ (سانپ) اُس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا کہ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں۔ پھر حضورؐ نے قرآن کی آیت (اور کنجوس لوگ یہ خیال نہ کریں .... آخر تک) پڑھی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، مَا
خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ. (مشکوٰۃ)

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

سُنا کہ جس مال میں زکوٰۃ مِلی رہے (یعنی نکالی نہ جائے)، وہ مال کو تباہ کر دیتی ہے۔

لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔ (متّفق علیہ)

جب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا وصال ہُوا، حضرت ابُوبکرؓ خلیفہ مقرر ہُوئے اور عرب کے بعض قبائل مُرتد ہو گئے تو عُمرِ فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت

ابوبکرؓ سے کہا کہ آپ لوگوں سے کس طرح جنگ کر سکتے ہیں جبکہ حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ مجھے اس وقت تک جنگ کرنے کی اجازت ہے جب تک کہ لوگ توحید و رسالت کا اِقرار نہ کریں۔ جب اُنھوں نے یہ مان لیا تو اُن کے مال و جان محفوظ ہو گئے۔ ہاں کسی حقِ شرعی پر حد لگائی جا سکتی ہے اور اس کا حساب اللہ کے ذِمّے ہے۔ حضرت ابُوبکرؓ نے فرمایا کہ خُدا کی قسم! جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا، میں اس سے جنگ کروں گا۔ اِس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اگر عہدِ رسالت میں لوگ ایک بکری کا بچّہ زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے اور اب دینے سے اِنکار کریں گے تو میں اُن سے لڑوں گا۔ حضرت عُمرؓ کہتے ہیں، مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مُعاملے میں صدّیقِ اکبر کا سینہ کھول دیا ہے اور وہ ٹھیک کہتے ہیں۔

قرآن

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَہٗ۔ (بخاری)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، تم میں سب سے اچّھا وہ ہے، جو قرآن سیکھتا اور سکھاتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ۔ (ترمذی)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس کے دل میں قرآن کا کوئی حصّہ نہیں، وہ ویران مکان کی طرح ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْھَرَہٗ فَاَحَلَّ حَلَالَہٗ وَحَرَّمَ حَرَامَہٗ اَدْخَلَہُ اللہُ الْجَنَّۃَ وَشَفَّعَہٗ فِیْ عَشَرَۃٍ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ کُلُّھُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَھُمُ النَّارُ۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن کریم پڑھا اور احتیاط سے کام لیا، اُس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا، اللہ تعالیٰ اُسے جنّت میں داخل کرے گا اور اس کے گھر کے دس افراد بھی، جن کے لیے جہنّم لازم ہو چکا ہو

اُس کی سفارش سے جنّت میں جائیں گے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،
مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَہٗ. (ترمذی)
رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو آدمی
قرآن کے احکام کو نہیں مانتا، وہ دراصل قرآن پر
ایمان ہی نہیں لایا۔

جہاد

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ
رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا
وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ فَعَجِبَ لَھَا اَبُوْسَعِیْدٍ فَقَالَ
اَعِدْھَا عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَعَادَھَا عَلَیْہِ ثُمَّ
قَالَ وَ اُخْرٰی یَرْفَعُ اللّٰہُ بِھَا الْعَبْدَ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ
فِی الْجَنَّۃِ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ
اَلْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْجِھَادُ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو اللہ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے رسول ہونے پر راضی ہوا، اُس کے لیے جنّت واجب ہو گئی۔ ابوسعیدؓ کو اِن الفاظ پر تعجّب ہوا اور کہا کہ یا رسولؐ اللہ! ایک بار پھر فرمایئے۔ آپؐ نے اِن الفاظ کو پھر دہرایا اور فرمایا، ایک چیز اور بھی ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ جنّت میں اس کے سَو درجے بڑھا دے گا۔ ہر درجے کے درمیان اِتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان۔ ابوسعیدؓ نے کہا، حضورؐ! وہ چیز کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا خُدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ خُدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ خُدا کی راہ میں جہاد کرنا۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَغْزُ وَ لَمْ یُجَھِّزْ غَازِیًا اَوْ یَخْلِفْ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ بِخَیْرٍ اَصَابَہُ اللّٰہُ بِقَارِعَۃٍ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ. (ابُو داؤد)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے نہ خود جہاد کیا نہ جہاد پر جانے والوں کے

لیے سامان تیار کیا اور نہ غازیوں کے اہل و عیال کی خبر گیری کی، اللہ تعالیٰ اُسے قیامت سے پہلے کسی مُصیبت میں مُبتلا کر دے گا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَفْضَلُ الْجِہَادِ مَنْ قَالَ کَلِمَۃَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا بہترین جہاد ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ۔ (بخاری)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس انسان کے پاؤں خُدا کی راہ میں گرد آلود ہو جائیں، اسے دوزخ کی آگ نہیں چھُوتی۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مَنْ جَہَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ فَقَدْ غَزَا۔ (متّفق علیہ)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے غازی کا سامان تیار کیا اور جس نے غازی کے

گھر والوں کی خبر گیری کی، اُس نے بھی جہاد کیا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَہٗ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا الشَّہِیْدُ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ عَشَرَ مَرَّاتٍ لِمَا یَرٰی مِنَ الْکَرَامَۃِ۔ (متّفق علیہ)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جنّت میں جانے کے بعد دُنیاوی اسباب و سامان کی خاطر واپس آنا پسند نہ کرے گا، مگر شہید یہ آرزو کرے گا کہ دُنیا میں واپس جائے اور دس مرتبہ پھر خُدا کی راہ میں شہید ہو۔ اِس لیے کہ وُہ شہادت کے مقام کی عظمت سے واقف ہو چکا ہے۔

حقوق

مسلمانوں کے حقوق

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِہِمْ وَ تَوَادِّہِمْ وَتَعَاطُفِہِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوٌ تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی

(متفق علیہ)

رسُول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم مومنوں کو آپس میں رحم، محبّت اور مہربانی کرنے میں یُوں دیکھو گے گویا وُہ ایک جسم ہیں اور جسم کے کسی ایک حصّے کو تکلیف ہو تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں اُس کا ساتھ دیتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ

بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ۔

(بخاری ۔ ترمذی ۔ مسلم)

سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مومن، مومن کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے، جس کا ہر حصّہ دُوسرے حصّے کو مضبوط بناتا ہے۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کی اُنگلیاں ایک دُوسرے میں داخل کر کے بتایا کہ یُوں ۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللہِ اَنْ یَرُدَّ عَنْہُ نَارَ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ "وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ" ۔

(مشکوٰۃ)

حضرت ابُو درداء رضی اللہ عنہُ کہتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا کہ جو مُسلمان اپنے بھائی کی عزّت کی حفاظت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ پر اُس کا یہ حق ہو جاتا ہے کہ قیامت کے دن اُسے جہنّم کی آگ سے بچائے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "اور مومنوں کی امداد ہمارے ذمّے لازم

ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔ (متفق علیہ)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کی قسم، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، انسان مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وُہی پسند نہ کرے، جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ اَلَا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ثَلَاثًا وَیْلَکُمْ اَوْ وَیْحَکُمْ اُنْظُرُوْا لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ (بخاری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا "یاد رکھو، اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک دُوسرے کی جان و مال کو ایسے ہی حرام کر دیا ہے جیسے تمہارا یہ دن، یہ شہر اور یہ مہینہ حُرمت والا ہے۔ سُنو، کیا

میں نے تم تک پہنچا دیا؟" لوگوں نے کہا کہ حضورؐ! آپؐ نے پہنچا دیا۔ آپؐ نے تین مرتبہ یہ الفاظ دُہرائے "اے اللہ! گواہ رہنا"۔ یاد رکھو، میرے بعد دوبارہ اِس طرح کُفر نہ کرنے لگنا کہ تم ایک دُوسرے کی گردن اُڑانے لگو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْآۃُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْہُ ضَیْعَتَہٗ وَیَحُوْطُہٗ مِنْ وَّرَائِہٖ۔ (مشکوٰۃ)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہُ علیہ وسلّم نے فرمایا، مومن، مومن کا آئینہ ہے اور مومن، مومن کا بھائی ہے وہ اسے نقصان دہ چیز سے بچاتا اور اس کی غیر حاضری میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِّنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (متفق علیہ)

رسُولِ اکرم صلّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ مسلمان،

مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اُس پر ظلم کرتا ہے، نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مصروف ہوگا، اللہ اُس کی حاجت روائی کرے گا۔ اور جو کسی مسلم بھائی کی تکلیف دُور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن کی تکلیفیں اُس سے دُور کرے گا۔ اور جو کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے گا، اللہ قیامت کے دِن اُس کے عیوب کسی پر ظاہر نہ ہونے دے گا۔

والدین کے حقوق

جَاءَ رَجُلٌ إِلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ؟ قَالَ أُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ. قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ أَبُوْكَ. (مُسلم)

ایک آدمی دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور کہا، حضورؐ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تمھاری ماں۔ اُس نے عرض کیا کہ پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا کہ پھر تمھاری ماں۔ اُس نے کہا کہ پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا کہ

پھر تمہارا باپ ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ۔ (ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔

اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاحَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِھِمَا؟ قَالَ ھُمَا جَنَّتُكَ وَ نَارُكَ۔ (ابنِ ماجہ)

ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! ماں باپ کا حق اپنی اولاد پر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ تیرے لیے جنّت بھی ہیں اور دوزخ بھی (اُن کی رضا میں جنّت ہے اور اُن کی ناراضی میں دوزخ)۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ فِیْ عَھْدِ قُرَیْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَھِیَ رَاغِبَۃٌ اَفَاَصِلُھَا؟ قَالَ نَعَمْ صِلِیْھَا۔ (متفق علیہ)

حضرت اسماء بنتِ ابی بکرؓ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ

جس زمانے میں قریش اور مسلمانوں میں معاہدہ تھا، میری (مشرک) ماں میرے پاس آئی۔ میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ میری ماں آئی ہے اور وُہ اسلام سے رغبت نہیں رکھتی۔ کیا میں اس سے سلوک کر سکتی ہُوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں، اس سے سلوک کرو۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ھَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّھُمَا بِہٖ بَعْدَ مَوْتِھِمَا؟ قَالَ نَعَمْ، اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْھِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمَا وَاِنْفَاذُ عَھْدِھِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِھِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا.

(ابن ماجہ، ابُو داؤد)

ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا رسُول اللہ! کیا والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک میں سے کوئی چیز ایسی بھی ہے جو اُن کی موت کے بعد میں اُن کے ساتھ کر سکوں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں، اُن کے لیے دُعا کرنا، اللہ سے (اُن کی) بخشش چاہنا، اُن کے کیے ہُوئے وعدوں کو پُورا کرنا، اُن کی وجہ سے رشتہ داروں سے سلوک کرنا، اور اُن کے دوستوں کی تعظیم کرنا۔

عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَۃِ اِذْ اَقْبَلَتْ اِمْرَاَۃٌ حَتّٰی دَنَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَہَا رِدَائَہٗ فَجَلَسَتْ عَلَیْہِ فَقُلْتُ مَنْ ہِیَ؟ قَالُوْا ہِیَ اُمُّہُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْہُ.

(مشکوٰۃ)

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے دیکھا، حضورؐ جعرانہ (ایک جگہ کا نام) میں گوشت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک عورت آئی اور آپؐ کے بہت قریب پہنچ گئی۔ حضورؐ نے اُس کے لیے اپنی چادر بچھا دی اور وہ اُس پر بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضورؐ کی رضاعی ماں ہیں؟

اولاد کے حقوق

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ.

(مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اِنسان کا

اپنی اولاد کو ادب سکھانا ایک صاع خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ (صاع تقریباً چار سیر وزن کا ہوتا ہے۔)

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔ (مشکوٰۃ)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے، اُس میں سب سے بہتر عطیہ اچھی تعلیم و تربیت ہے۔

قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ رضی بْنَ عَلِیٍّ رضی وَعِنْدَہُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِیْمِیُّ جَالِسٌ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِیْ عَشَرَۃً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْھُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ۔ (بخاری)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حسنؓ بن علیؓ (حضورؐ کے نواسے) کو بوسہ دیا۔ اُس وقت آپؐ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھا تھا۔ اُس نے کہا، میرے دس بیٹے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی کو کبھی نہیں چُوما۔ آپؐ نے اُس کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو رحم

نہیں کرتا، رحم نہیں کیا جاتا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰی فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ.

(ابُوداؤد)

حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس کے ہاں بچّی پیدا ہُوئی اور اُس نے اُسے زمانۂ جاہلیّت کی طرح زندہ دفن نہیں کیا، اُسے ذلیل نہ جانا اور لڑکوں کو اُس پر ترجیح نہ دی تو اللہ تعالیٰ اُسے جنّت میں داخل کرے گا۔

میاں بیوی کے حقُوق

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهُ خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ.

(مسلم)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مومن مرد اپنی مومن بیوی سے نفرت نہ کرے۔ اگر اس کی ایک عادت اُسے ناپسند ہے تو کئی دُوسری عادتیں پسند بھی ہوں گی۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَّ اَلْطَفُھُمْ لِاَھْلِہٖ۔ (ترمذی)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کامل مومن وہ ہے جو خوش اخلاق اور گھر والوں سے نرم سلوک کرنے والا ہو۔

عَنْ حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ الْقُشَیْرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا حَقُّ زَوْجَۃِ اَحَدِنَا عَلَیْہِ؟ قَالَ اَنْ تُطْعِمَھَا اِذَا طَعِمْتَ وَ تَکْسُوْھَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْہَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَھْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ۔ (ابوداؤد)

حکیم بن معاویہؓ قشیری اپنے باپ معاویہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں (معاویہؓ) نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا کہ بیوی کا شوہر پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا، اس کا حق یہ ہے کہ جب تو کھائے تو اسے کھلائے۔ جب تو پہنے تو اسے پہنائے اور اس کے چہرے پر نہ مارے اور اس کو بد دعا نہ دے۔ اگر ترکِ تعلق کرے تو صرف گھر ہیں کرے۔

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَیُّ النِّسَاءِ خَیْرٌ؟ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُہٗ
اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِہَا وَلَا مَالِہَا بِمَا
یَکْرَہُ۔ (نسائی)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا گیا کہ کون سی بیوی سب سے بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ بیوی جس کا شوہر اُس کی طرف دیکھے تو وہ اُسے خوش کرے، جب وہ اُسے حکم دے تو اِطاعت کرے اور اپنے اور اپنے مال کے بارے میں کوئی ایسا رویّہ اختیار نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔

رِشتہ داروں کے حقوق

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیءِ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ
الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُہٗ وَصَلَہَا۔ (بخاری)

رسُولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ رشتہ دار سے بدلے کے طور پر سلوک کرنے والا صحیح معنی میں صلۂ رحمی کرنے والا نہیں ۔ اصل صلۂ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ رشتہ دار اُس سے قطع تعلّق بھی کریں

تو بھی اُن سے تعلّق باقی رکھے اور اُن کے حقوق ادا کرے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَأَ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ. (متّفق علیہ)

حضورؐ نے فرمایا کہ جو آدمی پسند کرے کہ اُس کے رزق میں فراخی اور عمر میں زیادتی ہو تو اُسے چاہیے کہ اپنے رشتہ داروں سے اچھّا سلوک کرے۔

ہمسایوں کے حقوق

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ. (متفق علیہ)

امّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جبریلؑ مجھے پڑوس کے ساتھ اچھّا سلوک کرنے کی ہمیشہ یُوں تاکید کرتے رہے کہ گمان ہوتا تھا، وہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ

لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰہِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰہِ لَا يُؤْمِنُ، قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ.

(متفق علیہ)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم وہ ایمان دار نہیں، خدا کی قسم وہ ایمان دار نہیں، خدا کی قسم وہ ایمان دار نہیں۔ پوچھا گیا کہ کون! یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا، جس کا ہمسایہ اُس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰہِ خَيْرُھُمْ لِصَاحِبِہٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰہِ خَيْرُھُمْ لِجَارِہٖ. (ترمذی)

حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک اچھا دوست وہ ہے جو اپنے دوستوں سے اچھا ہو اور اچھا ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسایوں سے اچھا ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُہٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِہٖ.

(مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ

میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے سُنا کہ وہ مومن نہیں جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو۔

قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اِنَّ فُلَانَۃً تُذْکَرُ مِنْ کَثْرَۃِ صَلَاتِھَا وَصِیَامِھَا وَصَدَقَتِھَا غَیْرَ اَنَّھَا تُؤْذِیْ جِیْرَانَھَا بِلِسَانِھَا، قَالَ ھِیَ فِی النَّارِ، قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فُلَانَۃً تُذْکَرُ مِنْ قِلَّۃِ صِیَامِھَا وَصَدَقَتِھَا وَصَلَاتِھَا وَلَا تُؤْذِیْ بِلِسَانِھَا جِیْرَانَھَا، قَالَ ھِیَ فِی الْجَنَّۃِ۔ (مشکوٰۃ)

ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! فلاں عورت اپنی نماز، روزہ اور خیرات کی کثرت کے باعث مشہور ہے، مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا، وہ جہنّم میں ہے۔ اُسی آدمی نے پھر کہا، کہ حضورؐ! فلاں عورت کے متعلق کہتے ہیں کہ روزے کم رکھتی ہے، خیرات و صدقات میں بھی کمی کرتی ہے اور نماز بھی کم پڑھتی ہے، مگر اپنے پڑوسیوں کو دُکھ نہیں پہنچاتی۔ آپؐ نے فرمایا، وہ جنّت میں ہے۔

خادموں کے حقوق

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُکُمْ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰہُ اَخَاہُ تَحْتَ یَدَیْہِ فَلْیُطْعِمْہُ مِمَّا یَأْکُلُ وَلْیُلْبِسْہُ مِمَّا یَلْبَسُ وَلَا یُکَلِّفْہُ مِنَ الْعَمَلِ مَا یَغْلِبُہٗ فَاِنْ کَلَّفَہٗ مَا یَغْلِبُہٗ فَلْیُعِنْہُ عَلَیْہِ۔ (متفق علیہ)

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، تمھارے کچھ بھائی ہیں، جنھیں اللہ نے تمھارے ہاتھوں میں دے رکھا ہے۔ اگر کسی کے ہاتھ میں اللہ نے اُس کے بھائی کو دیا ہو تو اُسے چاہیے کہ جو خود کھائے وُہی اُسے کھلائے۔ جو خود پہنے وُہی اُسے پہنائے۔ اُس کے ذمّے اتنا کام نہ ڈالے جو اُس کی طاقت سے زیادہ ہو اور اگر کام زیادہ ہو تو اُس کی مدد کرے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِکُمْ خَادِمُہٗ طَعَامَہٗ ثُمَّ جَاءَہٗ بِہٖ وَقَدْ وَلِیَ حَرَّہٗ وَدُخَانَہٗ فَلْیُقْعِدْہُ مَعَہٗ فَلْیَأْکُلْ فَاِنْ کَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْھًا قَلِیْلًا فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِہٖ مِنْہُ اُکْلَۃً اَوْ اُکْلَتَیْنِ۔ (مسلم)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا تیار کرے اور لے کر تمھارے پاس آئے اور کھانا تیار کرنے میں اُس نے گرمی اور دھوئیں کو برداشت کیا ہو تو چاہیے کہ اُسے ساتھ بٹھا کر کھلاؤ ۔ اگر کھانا تھوڑا ہو، تو ایک دو لقمے ہی اُسے دے دو۔

جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ نَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ اُعْفُوْا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

(ابو داؤد، مشکوٰۃ)

ایک آدمی نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسولَ اللہ! ہم اپنے خادم کی غلطیوں سے کس حد تک درگزر کریں؟ آپؐ خاموش رہے۔ اُس نے پھر اپنی بات دُہرائی۔ آپؐ پھر خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ سوال پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر دن میں ستّر مرتبہ بھی غلطی کرے تو درگزر سے کام لو اور معاف کرتے رہو۔

مزدوروں کے حقوق

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَجِفَّ عَرَقُہٗ۔ (ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مزدور کی مزدوری اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَلٰثَۃٌ اَنَا خَصْمُھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَہٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْہُ وَلَمْ یُعْطِہٖ اَجْرَہٗ۔ (بُخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، تین آدمی ہیں، میں جن سے قیامت کے دن جھگڑا کروں گا۔ (۱) جس نے میرا نام لے کر وعدہ کیا، پھر اُس کے خلاف کیا۔ (۲) جس نے آزاد آدمی کو ناجائز طور پر پکڑا اور غلام ظاہر کر کے بیچ دیا اور قیمت کھا گیا۔ (۳) جس نے کسی کو مزدوری پر لگایا اور کام پورا لیا مگر اُس کی مزدوری ادا نہ کی۔

یتیموں کے حقوق

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ کَھَاتَیْنِ وَ اَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ یَعْنِی السَّبَابَۃَ وَالْوُسْطٰی۔ (ترمذی)

رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنّت میں اِن دو کی طرح ہیں اور آپؐ نے اپنی بیچ کی اور شہادت کی اُنگلی کی طرف اشارہ کیا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ یُحْسَنُ اِلَیْہِ وَ شَرُّ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ یُسَاءُ اِلَیْہِ
(ابن ماجہ)

سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، مُسلمانوں کے گھروں میں سب سے اچّھا گھر وُہ ہے، جس میں یتیم ہو اور اُس سے اچّھا سلُوک کیا جائے اور مُسلمانوں کے گھروں میں سب سے بُرا گھر وُہ ہے جس میں یتیم ہو اور اُس سے بُرا سلُوک کیا جائے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَللّٰھُمَّ

إِنِّي أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ. (نسائی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! میں دو کمزوروں کے حق کو واجب الاحترام قرار دیتا ہوں یعنی یتیم بچے اور عورت کے حق کو۔

سائل سے سلوک

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّسْتَعِذْ مِنْكُمْ فَاَعِیْذُوْہُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْہُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِیْبُوْہُ. (ابو داؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی تم سے پناہ چاہے اسے پناہ دو اور جو اللہ کے واسطے سوال کرے، اسے دو اور جو بلائے، اس کی دعوت قبول کرو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ. (مشکوٰۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سائل کو کچھ دے کر ہی واپس کرو۔ خواہ جلی ہوئی کھری ہی کیوں نہ دو۔

بڑوں کی عزّت اور چھوٹوں سے شفقت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَلَمْ یَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَمْ یَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ. (ترمذی)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جو ہمارے بچّوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزّت نہ کرے، بھلائی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے منع نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا مِّنْ اَجَلِ سِنِّہٖ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ سِنِّہٖ مَنْ یُّکْرِمُہٗ. (ترمذی)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس جوان نے بُوڑھے کی عزّت اُس کی عُمر کی وجہ سے کی، اللہ تعالیٰ اُس کے بُڑھاپے میں ایسا آدمی منتخب کرے گا جو اُس کی عزّت کرے گا۔

نیک اعمال

طہارت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ. (متفق علیہ)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اچھی طرح وضو کیا، اُس کے جسم سے تمام گناہ، یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے کے بھی دُھل جاتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطَّھُوْرُ. (مشکوٰۃ)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جنّت کی کُنجی ہے اور وضو نماز کی کُنجی۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاکُ مُطْھِرَۃٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِّلرَّبِّ. (مشکوٰۃ)

رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مسواک مُنہ کو پاک کرتی ہے اور خُدا کی خوشنودی کا باعث ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔ (متفق علیہ)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی اُمّت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو اُنھیں عشاء کی نماز دیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حُکم دیتا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَۃِ اَیَّامٍ یَغْسِلُ فِیْہِ رَأْسَہٗ وَجَسَدَہٗ۔ (متفق علیہ)

رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہر مُسلمان کو ہفتے میں ایک مرتبہ ضرُور نہانا چاہیے، جس میں وہ اپنے سر اور سارے جسم کو اچھّی طرح دھوئے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَتَطَھَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُھْرٍ وَّیَدَّھِنُ مِنْ دُھْنِہٖ وَیَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِہٖ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ یَنْصِتُ

اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی. (بخاری)

رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جو آدمی جمعے کے دن غسل کرتا اور زیادہ سے زیادہ طہارت کرتا ہے اور تیل و خوشبو لگا کر مسجد میں جاتا ہے اور لوگوں کو تنگ کرتا ہُوا آگے نہیں بڑھتا، خطبے کے درمیان خاموش رہتا اور نماز پڑھتا ہے، اُس کے جمعے سے جمعے تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

خلُوصِ نیّت

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ (متّفق علیہ)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اعمال کا دار و مدار صرف نیّت پر ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِنَّ اللہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ۔ (مُسلم)

رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمھاری شکل و صُورت اور مال کو نہ دیکھے گا، بلکہ

تمہارے دِلوں اور اعمال کو دیکھے گا۔

عِلم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اِثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتٰہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتٰہُ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا۔ (مّتفق علیہ)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ حسد نہیں کرنا چاہیے۔ مگر دو قسم کے آدمیوں سے حسد کیا جا سکتا ہے۔ (۱) اِس شخص سے جسے اللہ نے مال دیا اور اسے صحیح جگہ خرچ کرنے کی توفیق بھی دی۔ (۲) اُس شخص سے جسے اللہ نے علم و فہم عطا فرمایا، وہ اِس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو علم سکھاتا بھی ہے۔ (یہاں حسد سے مُراد رشک ہے)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَۃٍ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْا لَہٗ۔ (مُسلم)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ انسان

کے مرنے پر اُس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں، مگر تین قِسم کے لوگوں کے اعمال کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ (۱) جس نے باقی رہنے والا صدقہ دیا (مثلاً کنواں کھدوایا)۔ (۲) جس نے کوئی مُفید علم دُوسروں کو سِکھایا۔ (۳) جس نے نیک اولاد چھوڑی۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا. (ترمذی)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ دانائی کی بات مومن کی گم شدہ دولت ہے، وہ اسے جہاں پائے، اس کا سب سے زیادہ مستحق وہی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ. (ابن ماجه)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ، ثُمَّ كَتَمَهٗ، اُلْجِمَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ. (احمد، ابوداؤد، ترمذی)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جس سے ایسی بات پُوچھی جائے جسے وُہ جانتا ہو اور وُہ اُسے چھپائے تو قیامت کے دِن اُس کے مُنہ میں آگ کی لگام دی جائے گی۔

نیکی کی ہدایت

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ. (مشکوٰۃ۔مسلم)

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، تم میں سے جو کسی بُرے کام کو دیکھے، اپنے ہاتھ سے ہٹا دے اور اگر ہاتھ سے مٹانے کی طاقت نہیں تو زبان سے اور اگر زبان سے بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل سے بُرا جانے اور یہ کمزور ایمان کی نشانی ہے۔

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

مَا مِنْ رَجُلٍ يَّكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا۔ (ابوداؤد، ابنِ ماجہ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا کہ جس قوم میں کوئی آدمی بُرے کام کر رہا ہو اور قوم اسے منع کرنے پر قادر ہو اور پھر اُسے منع نہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو مرنے سے پہلے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ۔ (ترمذی)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اُس کی قسم، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تم اچھے کاموں کا حُکم دیتے رہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے رہو، ورنہ جلدی اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل کر دے گا۔ پھر تم دُعائیں کرو گے لیکن دُعا

قبول نہ ہوگی۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یَقُوْلُ کُلُّ کَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَیْہِ لَا لَہٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَھْیٌ عَنْ مُنْکَرٍ وَ ذِکْرُ اللّٰہِ۔ (ترمذی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے، انسان کی گفتگو اس کے لیے وبالِ جان بن جاتی ہے، مگر بھلائی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا اور اللہ کا ذکر اس کے کام آتے ہیں۔

اطاعتِ امیر

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِہَ مَالَمْ یُؤْمَرْ بِمَعْصِیَۃٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَۃَ۔ (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکم سُننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ذاتی طور پر وہ اس کام کو پسند کرے یا ناپسند، جب تک کہ اسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے؛ اور گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سُننا اُس کے ذمّہ ہے، نہ ماننا۔

اِنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَأْسَهٗ زَبِيْبَةٌ. (بخاری)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ حاکم کے حکم کو سُنو اور اطاعت کرو، اگرچہ تمھارا حاکم حبشی غلام کو بنا دیا جائے، جس کا سر انگور کی طرح ہو۔ (یعنی چھوٹا سا ہو)۔

حُکّام کے فرائض

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا. (متفق علیہ)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ آسانی کرو اور تکلیف میں مُبتلا نہ کرو۔ اور تسکین دو، نفرت پیدا نہ کرو۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهٗ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ.

(مشکوٰۃ۔ بیہقی)

حضرتِ عُمرؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ
جب اپنے حکّام کو روانہ کرتے تو اُن سے شرط
کر لیتے کہ تُرکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا، باریک
آٹے کی روٹی نہ کھانا، باریک کپڑا نہ پہننا، اپنے
دروازوں کو حاجت مندوں پر بند نہ کرنا۔ اگر ان
میں سے کوئی کام کروگے تو تم سزا کے مستحق ہوگے
پھر آپ انھیں الوداع کہنے کے لیے تھوڑی دُور
ساتھ جاتے۔

عَنْ اَبِی الشَّمَّاخِ الْاَزْدِیِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَّهٗ مِنْ
اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَتٰی
مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَیْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ وُّلِّیَ مِنْ اَمْرِ
النَّاسِ شَیْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ
اَوْ ذِی الْحَاجَةِ اَغْلَقَ اللّٰہُ دُوْنَهٗ اَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ عِنْدَ
حَاجَتِهٖ وَفَقْرِهٖ اَفْقَرَ مَا یَكُوْنُ اِلَیْهِ. (مشکوۃ - بیہقی)

ابُو شماخ ازدی اپنے چچازاد بھائی سے جو نبیِ کریم
صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہؓ میں سے تھے، روایت
کرتے ہیں کہ وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے
پاس گئے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ

وسلّم سے سُنا ہے کہ جس شخص کو لوگوں کی خدمت پر مقرّر کیا جائے اور وہ مسلمانوں، مظلوموں یا حاجت مندوں پر اپنا دروازہ بند کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے اُس پر بند کر دے گا۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَقْضِیَنَّ حَکَمٌ بَیْنَ اثْنَتَیْنِ وَھُوَ غَضْبَانُ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا تھا کہ جب حاکم غصّے میں ہو تو دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ مَنْ وُلِّیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْھِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْہِ وَمَنْ وُلِّیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِھِمْ فَارْفُقْ بِہٖ۔ (مسلم)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اے اللہ جو شخص میری اُمّت کا والی (حاکم) مقرّر کیا گیا اور اُس نے لوگوں کو مشقّت میں ڈالا تو تُو اُسے مشقّت میں ڈال اور جس نے حاکم بننے پر لوگوں سے نرمی

کی، تو بھی اُس سے نرمی فرما۔

عدل و انصاف

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ. (ترمذی)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور مقرّب وہ حاکم ہوگا، جس نے انصاف سے کام لیا اور سب سے زیادہ دشمن اور سب سے زیادہ دُور وُہ حاکم ہوگا، جس نے ظلم سے کام لیا۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللهِ فِي الْاَرْضِ يَاْوِيْ اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِّنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْاِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ. (ترمذی)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بادشاہ زمین میں اللہ کا سایہ ہے۔ اللہ کے مظلوم بندے اُس کے پاس آتے ہیں۔ جب وہ انصاف کرتا ہے تو

اسے اس کا اجر ملتا ہے اور رعیّت پر شکریہ واجب ہے اور جب ظلم کرتا ہے تو اس کا اس پر بوجھ ہوتا ہے اور رعیّت کو صبر سے کام لینا پڑتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی یَنَالَہٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُہٗ جَوْرَہٗ فَلَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُہٗ عَدْلَہٗ فَلَہُ النَّارُ۔

(ابوداؤد)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے مسلمانوں کی امارت چاہی اور خدا نے اُسے دے دی۔ پھر اُس کا انصاف اُس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کے لیے جنّت ہے اور اگر ظلم انصاف پر غالب آیا تو اس کے لیے دوزخ ہے۔

رحم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُہُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمُکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ۔

(ابوداؤد)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو،

آسمان والا (اللہ تعالیٰ) تم پر رحم کرے گا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ۔ (متفق علیہ)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اُس پر رحم نہیں کرتا۔

سخاوت

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاہِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ.

(ترمذی)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ سخی آدمی اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنّت کے قریب اور آگ (جہنّم) سے دُور ہے۔ اور بخیل اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنّت سے دُور اور آگ کے قریب ہے۔ یقیناً ایک جاہل سخی، اللہ کو بخیل عبادت گزار سے زیادہ محبوب ہے۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یَسُرُّنِیْ

اَنَّ لِیْ اُحُدًا ذَھَبًا تَاْتِیْ عَلَیَّ ثَالِثَۃٌ وَعِنْدِیْ مِنْہُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارًا اَرْصُدُہٗ لِدَیْنٍ عَلَیَّ۔ (مسلم)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ تیسری رات تک اِس میں سے ایک دِینار بھی بچا رہے، سوائے اس دینار کے جو قرض کی ادائگی کے لیے رکھ لوں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَوْمٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا۔ (مسلم)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہر روز دو فرشتے آسمان سے اُترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو باقی رہنے والا بدلہ دے اور دُوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! بخیل کے مال کو تلف کر دے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔ (متفق علیہ)

رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے جو کچھ بھی مانگا گیا

آپؐ نے کبھی نہیں میں جواب نہیں دیا۔

شجاعت

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَی الصَّوْتِ وَھُوَ یَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَھُوَ عَلٰی فَرَسٍ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ عُرْیٍ مَا عَلَیْہِ سَرْجٌ وَفِیْ عُنُقِہٖ سَیْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُّہٗ بَحْرًا۔ (متّفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سب سے زیادہ خُوب صُورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے بڑھ کر بہادر اور دلیر تھے۔ ایک رات مدینے کے لوگ بہت گھبرائے (دُشمن کی چڑھائی کی افواہ پر) اور کچھ لوگ آواز کی طرف دوڑے تو راستے میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم واپس آتے ہُوئے ملے۔ آپؐ سب سے پہلے آواز کی طرف اکیلے تشریف لے گئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ گھبراؤ نہیں،

ڈرو نہیں۔ حضورؐ ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپؐ کی گردن میں تلوار تھی اور فرما رہے تھے کہ میں نے اس گھوڑے کو (تیز رفتاری میں) دریا پایا ہے۔

خوش اخلاقی

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ آخِرُ مَا وَصَّانِیْ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وَضَعْتُ رِجْلِیْ فِی الْغَرْزِ اَنْ قَالَ یَا مَعَاذُ اَحْسِنْ خُلُقَکَ لِلنَّاسِ۔ (موطا امام مالک)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مدینۂ منورہ سے روانگی پر، جب میں رکاب میں پاؤں رکھ چکا تھا، آخری حکم یہ دیا کہ اے معاذ! لوگوں سے خُوش اخلاقی سے پیش آنا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰی وَاِذَا اقْتَضٰی۔

(بخاری۔ ترمذی)

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ

خوش اَخلاق اور شریف انسان پر رحم فرمائے، جو خریدتے، بیچتے، اور قرض کا تقاضا کرتے وقت شرافت اور خوش اَخلاقی سے کام لیتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا. (بخاری)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم میں سے مجھے وہ زیادہ محبوب ہے، جس کا اَخلاق اچھّا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِہٖ دَرَجَۃَ قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّھَارِ. (ابوداؤد)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مومن اپنے اچھّے اَخلاق سے، راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والوں اور دِن میں روزہ رکھنے والوں کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا. (ابوداؤد، دارمی)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مومنِ کامل وہ ہے، جس کے اَخلاق اچھّے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ

اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ یَبْغُضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ۔

(ترمذی)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کے نامۂ اعمال میں سب سے وزنی چیز خوش اخلاقی ہوگی اور اللہ تعالیٰ بے ہودہ بکنے والے اور بے حیا سے نفرت کرتا ہے۔

حلم و بُردباری

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَا صَنَعْتَ۔ (متّفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں گزارے۔ اِس دوران میں آپؐ نے مجھے اُف تک نہ کہا۔ نہ یہ فرمایا کہ تُو نے یہ کیوں کیا ہے۔ نہ یہ فرمایا کہ تو نے یہ کیوں نہیں کیا۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْکَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّھُمَا اللّٰہُ وَ

وَرَسُوْلُهٗ اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاۃُ ۔ (مُسلم)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے قبیلۂ عبدالقیس کے رئیس وفد سے فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں، جنھیں اللہ اور رسُول پسند کرتے ہیں ؛ بُردباری اور سنجیدگی ۔

نرمی

اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَ لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ قَالَ لِعَائِشَۃَ عَلَیْکِ بِالرِّفْقِ وَاِیَّاکَ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ ۔ (مشکوٰۃ)

حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی پر وُہ چیز عطا فرماتا ہے جو نہ سختی پر عطا فرماتا ہے نہ کسی اور چیز پر۔ اسے مُسلم نے روایت کیا اور مُسلم ہی کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا، تم نرمی اختیار کرو اور سختی اور گالی سے

بچو۔ اس لیے کہ جس میں نرمی ہو اُسے اس سے زینت حاصل ہوتی ہے اور جس سے نرمی نکال لی جائے وہ عیب دار ہو جاتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یُّحَرَّمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْہِ عَلٰی کُلِّ ھَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَھْلٍ. (مشکوٰۃ۔ ترمذی۔ دارمی)

رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کیا میں تمھیں وہ آدمی نہ بتاؤں، جس کو آگ پر حرام کیا گیا، اور جس پر آگ حرام ہے وہ نرم کلام، نرم مزاج، نرم خُو، اور نرم طبیعت آدمی ہے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یُّحْرَمُ الرِّفْقَ یُحْرَمُ الْخَیْرَ. (مُسلم)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو نرمی سے محرُوم کیا گیا وہ ہر نیکی سے محرُوم کر دیا گیا۔

عفو و درگزر

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَّسُوْلُ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْا

فَيَصْفَحُ.
(ترمذی)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کسی حالت میں فحش گو نہ تھے۔ نہ آپؐ بازاروں میں شور مچاتے، نہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے تھے، بلکہ آپؐ معاف فرما دیتے تھے اور درگزر سے کام لیتے تھے۔

قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّ اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.
(مُسلم)

حضُور اکرم صلّی اللہُ علیہ وسلّم سے کہا گیا کہ یارسُول اللہ! مُشرکین کے لیے بددعا کیجیے تو آپؐ نے فرمایا، کہ مجھے لعنت کرنے والا نہیں بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

تواضع و اِنکساری

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يٰاَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَّفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ،

وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ وَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَّفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ، حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ. (مشکوٰۃ)

سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ اے لوگو! تواضع اختیار کرو، کیونکہ میں نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص خُدا کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے بلند کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ میں چھوٹا ہے لیکن لوگوں کی نظروں میں بہت بڑا ہے۔ اور جو تکبّر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے لوگوں کی نگاہ میں حقیر بنا دیتا ہے اور اپنے آپ میں وہ بڑا بنا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں کے نزدیک وہ کُتّے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔

صبر و شکر

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ. (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی حالت بھی عجیب ہے۔ اس کے تمام کام اچھے ہی اچھے ہیں اور یہ مومن کے سوا کسی دوسرے کے لیے نہیں۔ اگر اسے تکلیف پہنچے اور وہ صبر سے کام لے تو یہ اس کے لیے بہتری ہے اور اگر اسے خوشی اور فراخی نصیب ہو اور وہ شکر کرے تو یہ اس کے لیے بہتری کا سبب بن جاتا ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ. (متفق علیہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو آدمی صبر کی کوشش کرے، اللہ تعالیٰ اُسے صبر عطا کرتا ہے اور صبر سے بہتر اور وسیع کوئی عطیہ نہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ.

(مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سے کم تر (دولت یا دُنیاوی مرتبے میں) کی طرف دیکھو اور

اُن کی طرف نہ دیکھو، جو تم سے مال و دولت میں زیادہ ہیں۔ اِس طرح جو کچھ تمھیں اللہ نے عطا فرمایا ہے، وہ تمھاری نظروں میں حقیر نہیں دکھائی دے گا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ۔ (ترمذی)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مومن مرد اور عورت زندگی میں مبتلائے مصائب ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی اُن کی جان کو تکلیف پہنچتی ہے، کبھی اولاد کو اور کبھی مال کو۔ یہاں تک کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں اِس طرح حاضر ہوتے ہیں کہ اِن مصائب میں صبر کی وجہ سے اُن کے تمام گناہ مِٹ چکے ہوتے ہیں۔

قناعت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ۔ (متفق علیہ)

حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ سامان و اسباب کی کثرت تونگری نہیں ہے۔ اصل دولت،

قناعت اور بے نیازی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاہُ۔

(مسلم۔ ترمذی)

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ وہ کامیاب ہُوا جو اِسلام لایا اور اسے بقدرِ ضرورت روزی دی گئی اور اللہ نے جو کچھ اُسے دیا، اُس پر اُس نے قناعت کی۔

توکّل

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یُرْزَقُ الطَّیْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا۔ (ترمذی۔ ابنِ ماجہ)

سیّدنا فارُوق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سرکارِ دو عالم صلّی اللہُ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہُوئے سُنا کہ اگر تم اللہ پر بھروسہ کرو، جیسا کہ اُس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو وہ تم کو اِس طرح روزی دے گا، جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ صبح بھُوکے پیٹ جاتے

شام کو پیٹ بھرے واپس آتے ہیں۔

قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ؟ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ۔ (ترمذی)

ایک آدمی نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ یا رسولؐ اللہ! میں اپنی اونٹنی کو باندھوں اور اللہ پر توکّل کروں یا اُسے کھلا چھوڑ دوں اور توکّل کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اُسے باندھو اور پھر خدا پر بھروسہ کرو۔

رزقِ حلال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْهِ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ كَانَ یَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ یَدَیْهِ۔ (بخاری)

حضورؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے حاصل کیے ہوئے کھانے سے بہتر کھانا کسی نے نہیں کھایا۔ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السّلام اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھانا کھاتے تھے۔

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ

اللهِ اَیُّ الْکَسْبِ اَطْیَبُ؟ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِیَدِہٖ وَکُلُّ بَیْعٍ مَّبْرُوْرٍ۔ (مشکوٰۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، یا رسول اللہ! کون سا کام زیادہ اچھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ انسان کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر وہ تجارت جس میں تاجر بے ایمانی اور جھوٹ سے کام نہیں لیتا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَکْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَیَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَیُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا یُنْفِقُ مِنْهُ فَیُبَارَكُ لَهٗ فِیْهِ وَلَا یَتْرُكُ خَلْفَ ظَهْرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادَهٗ اِلَی النَّارِ، اِنَّ اللهَ لَا یَمْحُو السَّیِّئَ بِالسَّیِّئِ وَلٰکِنْ یَّمْحُو السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ، اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُو الْخَبِیْثَ۔ (مشکوٰۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ حرام مال کمائے، پھر اس میں سے خدا کی راہ میں صدقہ کرے تو یہ صدقہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اگر اپنی ذات اور گھر والوں پر خرچ کرے گا تو برکت سے خالی ہو گا۔ اگر وہ اس کو چھوڑ کر مرا تو وہ اس کے جہنم کے سفر میں زادِ راہ بنے گا۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا بلکہ بُرے عمل کو اچھے عمل سے مٹاتا ہے۔ خبیث خبیث کو نہیں مٹاتا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ. (مشکوٰۃ)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، پاک اور حلال کمائی کی تلاش فرض ہے۔

تجارت

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا. (مُسلم)

حضورؐ نے فرمایا کہ تاجر اور خریدار دونوں کو الگ ہونے تک اختیار ہے کہ سَودا باقی رہنے دیں یا منسُوخ کر دیں۔ اگر وُہ سچ بولیں گے اور اپنے مال کی خوُبی و خرابی بیان کر دیں گے تو اِن کے سَودے میں برکت ہوگی اور اگر جھُوٹ بولیں یا عَیب چُھپائیں گے تو سَودے کی برکت جاتی رہے گی۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ. (ترمذی)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تاجر قیامت کے دن بدکار کی حیثیت سے اُٹھائے جائیں گے، سوائے اُن کے، جنھوں نے تقوٰی اِختیار کیا، نیکی کی اور سچ بولے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ.

(ترمذی)

رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ سچ بولنے والے اور امانت دار تاجر قیامت میں نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوں گے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَّا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ اَبُوْذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ. (مسلم)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کرے گا، نہ اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ اُن کو پاک کرے گا۔ بلکہ اُن کے لیے دردناک

عذاب ہوگا۔ ابوذر غفاریؓ نے پوچھا کہ یہ ناکام اور نامراد کون ہیں یا رسول اللہ؟ آپؐ نے فرمایا کہ تکبّر سے تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، لوگوں پر احسان جتانے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيْزَانِ اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيْهِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ. (مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ناپنے اور تولنے والوں سے فرمایا کہ تمھارے سپرد ایسے دو کام کیے گئے ہیں، جن کی وجہ سے تم سے پہلی اُمّتیں ہلاک ہو گئیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ. (متفق علیہ)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے غلّہ خریدا وہ فروخت نہ کرے جب تک کہ اُسے ناپ نہ لے۔

امانت و دیانت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدِّ الْاَمَانَةَ

اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ. (ابوداؤد۔ترمذی)

رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو تیرے پاس امانت رکھے، اُس کی امانت اُسے لوٹا دے اور جو تجھ سے خیانت کرے، تو اُس سے خیانت نہ کر۔

۱ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ.

(مشکوٰۃ)

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلّی اللہُ علیہ وسلّم نے جب بھی خطبہ دیا، اُس میں یہ ضرور فرمایا کہ جس کے اندر امانت نہیں، اُس کے اندر ایمان نہیں اور جس کو عہد کا پاس نہیں، اُس کے پاس دین نہیں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ وَّاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ. (متّفق علیہ)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں اگرچہ وہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور اپنے آپ کو مُسلمان سمجھے۔ (۱) جب بات کرے، جھوٹ

بولے۔ (۲) وعدہ کرے تو اُس کے خلاف کرے۔ (۳) اُس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے

سچّائی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَّاِیَّاکُمْ وَالْکِذْبَ فَاِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکِذْبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا۔ (متفق علیہ)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہمیشہ سچ بولو، کیونکہ سچّائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنّت کی راہ۔ جو انسان ہمیشہ سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے، خُدا کے ہاں صدّیق لکھ دیا جاتا ہے۔ خبردار! جھُوٹ سے بچتے رہو، اس لیے کہ جھُوٹ بُرائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور بُرائیاں آگ (جہنّم) کی طرف۔ جو آدمی جھُوٹ بولتا اور جھُوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے، وہ خُدا کے ہاں کذّاب (بہت جھُوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

اِیفائے عہد

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاتُمَارِ اَخَاكَ وَلَاتُمَازِحْهُ وَلَاتَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهٗ.

(ترمذی)

رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، نہ اپنے بھائی سے جھگڑا کرو، نہ اس سے بے جا مزاح کرو اور نہ ایسا وعدہ کرو، جس کی خلاف ورزی کرو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِی الْحَسْمَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُّبْعَثَ وَبَقِیَتْ لَهٗ بَقِیَّةٌ مِّبَیْعٍ فَوَعَدْتُّهٗ اَنْ اٰتِیَهٗ بِهَا فِیْ مَکَانِهٖ فَنَسِیْتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَاِذَا هُوَ فِیْ مَکَانِهٖ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ اَنْتَظِرُكَ.

(ابُو داؤد)

حضرت عبداللہ بن ابی الحسما رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے قبلِ نبوّت ایک چیز خریدی۔ اس کی کچھ رقم میرے ذِمّے رہ گئی، جس کے لیے مَیں نے وعدہ کیا کہ ابھی اسی جگہ لے کر آتا ہوں، مگر مَیں بھول گیا۔ تین دِن کے بعد مجھے

یاد آیا تو وہاں پہنچا۔ دیکھا کہ حضورؐ اسی جگہ موجود تھے آپؐ نے فرمایا کہ تم نے مجھے مشقت میں ڈالا۔ میں تین دن سے اسی جگہ تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

مہمان نوازی

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَّلَیْلَۃٌ وَالضِّیَافَۃُ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ صَدَقَۃٌ وَلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ۔ (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اُسے چاہیے کہ مہمان کی عزت کرے۔ خاطر مدارات ایک دن رات اور مہمانی تین دن تک ہے۔ اس کے بعد جو کچھ ہے خیرات ہے اور مہمان کے لیے مناسب نہیں کہ اتنی دیر تک ٹھہرا رہے، جس سے میزبان کو تکلیف ہو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَیْفِہٖ اِلٰی بَابِ الدَّارِ۔

(ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مہمان کو رخصت کرنے کے لیے دروازے تک ساتھ جانا سُنّت ہے۔

عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ الْجَشَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَأَیْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ یَقْرِنِیْ وَلَمْ یُضِفْنِیْ ثُمَّ مَرَّبِیْ بَعْدَ ذٰلِکَ اَفَاَجْزِیْہٖ قَالَ لَا بَلْ اِقْرِہٗ۔ (ترمذی)

حضرت ابُوالاحوص جشمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا ، یا رسُول اللہ! اگر میں کسی کے پاس جاؤں اور وہ نہ تو میری خاطر مدارات کرے اور نہ ضیافت۔ اس کے بعد وہ میرے پاس آئے تو کیا میں اسے اس کا بدلہ دُوں ؟ حضورؐ نے اِرشاد فرمایا: ”نہیں۔ تم اس کی خاطر مدارات کرو۔“

قرض دار و قرض خواہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ وَکَانَ یُدَایِنُ النَّاسَ فَیَقُوْلُ لِرَسُوْلِہٖ خُذْ مَا تَیَسَّرَ وَاتْرُکْ مَا عَسُرَ وَ تَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰہَ یَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَمَّا ھَلَکَ قَالَ اللّٰہُ

لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ قَالَ لَا اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ لِیْ غُلَامٌ وَكُنْتُ اُدَايِنُ النَّاسَ وَاِذَا بَعَثْتُهٗ يَتَقَاضٰی قُلْتُ لَهٗ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسَرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ۔ (بخاری، نسائی)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا، جس نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا۔ وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جب وصولی کے لیے آدمی بھیجتا تو اسے ہدایت کرتا کہ جو آسانی سے دے، اُس سے لے لو، اور جو تنگی میں ہو، اُسے چھوڑ دو، بلکہ معاف کر دو۔ اِس اُمید پر کہ اللہ ہم سے درگزر کرے۔ جب وہ فوت ہُوا تو اللہ تعالیٰ نے اُس سے پُوچھا کہ کوئی نیک کام بھی کیا ہے؟ وہ بولا کہ کچھ نہیں، سوائے اس کے کہ میں لوگوں کو قرض دِیا کرتا تھا اور خادم کو وصُولی کے لیے بھیجتا تو یہ نصِیحت کرتا کہ جو دے سکے اس سے لے لینا اور تنگدست کو معاف کر دینا۔ ہو سکتا ہے، اللہ ہمیں بھی معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جاؤ میں نے تجھے معاف کیا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ تُسْتَجَابَ دَعْوَتُہٗ وَاَنْ تُکْشَفَ کُرْبَتُہٗ فَلْیُفَرِّجْ عَنْ مُعْسِرٍ۔ (مسند امام احمد)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو یہ چاہے کہ اس کی دعا قبول اور اس کی مصیبت دور ہو، اُسے چاہیے کہ تنگ دست لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَہٗ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ یَوْمٍ صَدَقَۃٌ۔ (مشکوٰۃ)

رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جس کا کسی کے ذمّے قرض ہو اور وہ وصولی میں جلدی نہ کرے، بلکہ مہلت دیتا رہے تو یہ ڈھیل کا ہر دن صدقہ ہوگا۔

عَنْ اَبِی الْیُسْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْہُ اَظَلَّہُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ۔ (مسلم)

حضرت ابو یُسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا کہ جس نے مفلس کو مہلت دی یا معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ اُسے اپنے سایے میں جگہ دے گا۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ۔ (مسلم)

سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، شہید کا ہر گناہ معاف کر دیا جائے گا، مگر قرض معاف نہیں ہو گا۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ جَاهَدْتُ بِنَفْسِیْ وَمَالِیْ فَقُتِلْتُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ أَاَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ نَعَمْ فَاَعَادَ ذٰلِكَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ عَلَیْكَ دَیْنٌ لَیْسَ عِنْدَكَ وَفَائُهٗ۔ (مشکوٰۃ۔ مسند امام احمد)

ایک آدمی نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا، حضورؐ! اگر میں اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کروں اور پیٹھ دکھائے بغیر آگے بڑھتے ہوئے صابر و شاکر شہید ہو جاؤں تو کیا جنّت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں"۔ اُس نے اپنے الفاظ دو تین مرتبہ دُہرائے۔ آپؐ نے آخری مرتبہ فرمایا، ہاں، بشرطیکہ تیرے ذمّے قرضہ نہ ہو، جس کی ادائگی کی تُو قدرت رکھتا ہو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ۔ (ترمذی)

ابنِ ماجہ ۔ مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، مومن کی رُوح قرض کی وجہ سے اُس وقت تک لٹکی رہتی ہے، جب تک اُس کا قرضہ ادا نہ کیا جائے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَّلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَّمُوْتَ رَجُلٌ وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهٗ قَضَاءً۔ (مشکوٰۃ ۔ ابوداؤد)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ان کبیرہ گناہوں کے بعد، جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے، سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اِنسان خُدا کی بارگاہ میں قرضدار حاضر ہو اور اِتنا مال چھوڑ کر نہ جائے، جس سے اُس کا قرض ادا ہو سکے۔

حیا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ۔ (ترمذی)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، حیا ایمان سے ہے

اور ایمان دار جنّت میں ہوگا۔ اور بے حیائی بد اخلاقی ہے اور بد اخلاق کا مقام دوزخ ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّۃِ الْاُوْلٰی اِذَا لَمْ تَسْتَحِیِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ. (بخاری)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ پہلے نبیوں کے کلام سے جو بات لوگوں تک پہنچی ہے، وہ یہ ہے کہ جب تجھے حیا نہیں تو جو چاہے کر۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا یَکْرَھُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْھِہٖ. (متّفق علیہ)

حضرتِ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پردہ دار کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔ جب حضورؐ کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھتے تو ہم آپؐ کے چہرۂ اقدس سے پہچان جاتے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ. (متّفق علیہ)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ حیا

بہتری ہی لاتی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَّخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ. (موطا)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہر دین کی ایک خاص صفت ہوتی ہے اور اسلام کی صفت حیا ہے۔

توبہ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ ۔

(ترمذی)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سانس اُکھڑنے (مرنے کے قریب) تک قبول کرلیتا ہے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا. (مسلم)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ

رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے اور دن میں اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہ گار توبہ کرلے۔ یہ اس وقت تک جاری رہے گا، جبکہ سورج مغرب سے طلوع ہو (یعنی قیامت آجائے)۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یَا اَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وَاسْتَغْفِرُوْہُ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ. (مسلم)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ سے رجوع کرو اور اُس سے بخشش چاہو۔ مَیں تو دِن میں سَو بار اللہ سے رجوع کرتا ہُوں۔

بیمار پُرسی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ. (بخاری)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بیمار کی بیمار پُرسی کرو، بھُوکے کو کھانا کِھلاؤ اور قیدی کو چھُڑاؤ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ تَخْفِیْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّۃُ الصَّخَبِ فِی الْعِیَادَۃِ

عِندَ الْمَرِيضِ. (مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بیمار پُرسی میں مریض کے پاس تھوڑی دیر بیٹھنا اور شور نہ مچانا سُنّت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَّہٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَہٗ. (مسلم)

سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن کہے گا کہ اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہُوا تو تُو نے میری بیمار پُرسی نہیں کی۔ انسان جواب میں کہے گا، اے میرے پروردگار! میں تیری بیمار پُرسی کیسے کرتا؟ تُو تو سب کا پروردگار ہے۔ اِس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہُوا اور تُو نے اُس کی بیمار پُرسی نہ کی۔ اگر تُو اُس کی بیمار پُرسی کرتا تو مجھے اُس کے پاس پاتا۔

کَانَ غُلَامٌ یَھُوْدِیٌّ یَخْدِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُہٗ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِہٖ فَقَالَ لَہٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰی اَبِیْہِ وَھُوَ عِنْدَہٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ مِنَ النَّارِ۔ (بخاری)

ایک یہودی لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہُوا تو آپ اُس کی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے اور اُس کے سرہانے بیٹھ کر آپ نے فرمایا کہ اسلام لے آ۔ اُس نے پاس کھڑے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔ اُس نے کہا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلّم کا کہا مانو۔ وہ ایمان لے آیا۔ حضورؐ باہر آئے تو فرما رہے تھے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے اُسے آگ سے بچا لیا۔

کم گوئی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ (مشکوٰۃ۔ ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جو چُپ رہا، وہ نجات پا گیا۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَقِیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاۃُ فَقَالَ اَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ۔

(ترمذی ۔ احمد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ نجات کیسے ہو سکتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اپنی زبان کے مالک بنو، گھر میں بیٹھے رہو اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃً۔

(مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا مقام خاموشی کے باعث ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔

حفاظتِ جان و مال

جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَأَیْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَخْذَ مَالِیْ

قَالَ لَا تُعْطِهٖ مَالَكَ قَالَ اَرَأَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ اَرَأَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ قَالَ فَاَنْتَ شَهِيْدٌ قَالَ اَرَأَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ۔ (مسلم)

ایک آدمی حضورؐ کی خدمت میں آیا اور سوال کیا کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی میرے مال کو حاصل کرنے کے لیے گھس آئے تو میں کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم اُسے اپنا مال نہ دو۔ اُس نے کہا کہ حضورؐ! اگر وہ مجھ سے جنگ کرے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم بھی اِس سے جنگ کرو۔ اُس نے کہا کہ حضورؐ! وہ مجھے قتل کر دے تو؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم شہید ہو گے۔ اُس نے پوچھا کہ اگر میں اُسے قتل کر دوں؟ آپؐ نے جواب میں فرمایا کہ وہ جہنّم میں ہو گا۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔ (ترمذی)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو آدمی اپنے دین کے بچانے میں قتل کر دیا گیا، جو اپنی جان

بچانے میں مارا گیا۔ جو اپنا مال بچاتے ہوئے قتل کر دیا گیا اور جو اپنے اہل و عیال کو بچاتا ہوا مارا گیا، وہ شہید ہے۔

بُرے اعمال

بدگوئی و بدزبانی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ۔ (متّفق علیہ)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، مسلمان کو گالی دینا بدکاری ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ۔ (بخاری)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی کسی پر ناجائز طور سے بُرائی اور کُفر کا الزام لگائے تو یہ الزام اسی پر واپس لوٹ آئے گا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَکُوْنُ

اَلْمُؤْمِنُ لَعَّانًا. (ترمذی)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔

افواہیں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَیَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ فَیَأْتِی الْقَوْمَ فَیُحَدِّثُھُمْ بِالْحَدِیْثِ مِنَ الْکَذِبِ فَیَتَفَرَّقُوْنَ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْھُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ وَجْھَہٗ وَلَا اَدْرِیْ مَا اسْمُہٗ یُحَدِّثُ. (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان آدمی کے بھیس میں کام کرتا ہے۔ وہ لوگوں کے پاس آکر جھوٹی باتیں بیان کرتا ہے۔ پھر لوگ جدا ہو جاتے ہیں (یعنی مجلس ختم ہو جاتی ہے) تو ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے یہ بات ایک آدمی سے سنی ہے، جس کا چہرہ تو میں پہچانتا ہوں، لیکن نام نہیں جانتا۔

دو رُخی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ اَشَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ذَاالْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَأْتِیْ ھٰٓؤُلَاۤءِ بِوَجْہٍ وَّھٰٓؤُلَاۤءِ بِوَجْہٍ۔ (متّفق علیہ)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم قیامت کے دِن سب سے زیادہ شریر اُسے پاؤ گے جو دُنیا میں دو چہرے رکھتا تھا اور بعض لوگوں کے پاس ایک چہرے کے ساتھ اور بعض کے پاس دُوسرے چہرے کے ساتھ آتا تھا (کسی سے کچھ اور کسی سے کچھ کہتا تھا)۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ ذَا وَجْھَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ۔ (ابُو داؤد)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو آدمی دنیا میں دو رُخی سے کام لیتا ہے، قیامت کے دن اُس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

جھوٹ

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ نَعَمْ، فَقِیْلَ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا؟ قَالَ نَعَمْ، فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا؟ قَالَ لَا۔ (مشکوٰۃ)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کہا گیا کہ کیا مومن بُزدل ہو سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں!" پھر پُوچھا گیا کہ کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں!" پھر دریافت کیا گیا کہ حضورؐ! کیا مومن جھوٹا بھی ہو سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا "نہیں!"

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَھَا اِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔ (متفق علیہ)

حضورؐ نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ یہ چار عادتیں جس میں ہوں گی، وہ پُورا منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک خصلت بھی ہوگی، اُس میں

منافقت کی عادت ہوگی۔ جب تک کہ اُسے چھوڑ نہ دے: (۱) امانت میں خیانت کرے (۲) بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے (۴) جھگڑے تو گالی گلوچ تک جا پہنچے۔

عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ أُسَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيْثًا وَهُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَّأَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ. (مشکوٰۃ۔ ابوداؤد)

حضرت سفیان بن اُسید حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ بڑی بد دیانتی یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کرے، جس میں وہ تجھے سچا جانے اور تو اُس سے جھوٹ بول رہا ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَعَتْنِيْ أُمِّيْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيْهِ؟ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ

عَلَيْكِ كَذْبَةٌ۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمارے گھر تشریف رکھتے تھے۔ میری والدہ نے مجھے بلایا کہ یہاں آ، میں تجھے ایک چیز دوں گی تو حضورؐ نے فرمایا کہ تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ میری والدہ نے کہا کہ حضورؐ میں اسے کھجور دینا چاہتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو دینے کے لیے بلاتی اور کچھ نہ دیتی تو تیرے نامۂ اعمال میں یہ جھوٹ لکھ دیا جاتا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ فِيْ جِدٍّ وَّلَا هَزْلٍ وَلَا اَنْ يَّعِدَ اَحَدُكُمْ وَلَدَهٗ شَيْئًا ثُمَّ لَا يُنْجِزُ لَهٗ۔ (الادب المفرد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جھوٹ بولنا کسی حال میں جائز نہیں۔ نہ تو سنجیدگی کے ساتھ اور نہ مذاق کے طور پر، اور یہ بھی جائز نہیں کہ تم میں سے کوئی اپنے بچّے سے کسی چیز کے دینے کا وعدہ کرے اور پھر اسے پورا نہ کرے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّمَنْ يُّحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهٗ، وَيْلٌ

لَہٗ۔ (ترمذی)

حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، خرابی اور نامرادی ہے اُس شخص کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں گھڑ کر بیان کرتا ہے۔ خرابی ہے اُس کے لیے۔ خرابی ہے اُس کے لیے۔

جھوٹی شہادت و قسم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقْتَطَعَ حَقَّ اِمْرِیءٍ مُّسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ وَاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِّنْ اَرَاکٍ۔ (مُسلم)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے اپنی قسم سے کسی مُسلمان کا حق مروایا، اللہ نے اُس کے لیے آگ لازم کر دی اور اُس پر جنّت حرام کر دی۔ ایک آدمی نے کہا کہ حضورؐ! خواہ وہ چیز تھوڑی ہو؟ آپؐ نے فرمایا کہ اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی ایک لکڑی ہی ہو۔

صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَھَادَۃُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاکِ بِاللّٰہِ

ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ

(ابو داؤد، ابن ماجہ)

ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی۔ فارغ ہو کر آپؐ کھڑے ہو گئے اور تین مرتبہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے برابر کر دی گئی ہے پھر آپؐ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی "بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹ سے بچو۔ خالص اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے۔ اس حال میں کہ کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ"۔

غیبت

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ. (مسلم۔ مشکوٰۃ)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو، غیبت کسے کہتے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اللہ

اور اس کا رسول بہتر جاننے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تیرا اپنے بھائی کو (اُس کی عدم موجودگی میں) ایسے لفظوں سے یاد کرنا جو اسے ناگوار گزریں۔ کسی نے کہا کہ حضورؐ! جو بات میں کہوں، اگر وہ اُس میں ہو، تو بھی؟ آپؐ نے فرمایا کہ اگر وُہ بات اُس میں ہو تو غیبت ہے اور نہ ہو تو بُہتان ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَ كُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا (مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں روزے سے تھے۔ جب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نماز ادا کر لی تو اُن سے فرمایا کہ تم دونوں دوبارہ وضُو کرو اور نماز پھر سے پڑھو اور روزہ پُورا کر لو، مگر کسی دُوسرے دن اس کی قضا کر لینا۔ اُن دونوں نے کہا، حضُورؐ! اِس کی وجہ

کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، تم نے فلاں کی غیبت کی تھی۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا، قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ الْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا؟ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَزْنِیْ فَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَیَتُوْبُ فَیَغْفِرُ اللّٰہُ لَہٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَۃِ لَا یُغْفَرُ لَہٗ حَتّٰی یَغْفِرَھَا لَہٗ صَاحِبُہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَنَسٍؓ قَالَ وَصَاحِبُ الزِّنَا یَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِیْبَۃِ لَیْسَ لَہٗ تَوْبَۃٌ

(مشکوٰۃ)

رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، غیبت زنا سے بھی زیادہ شدید ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ! غیبت زنا سے بڑھ کر کیسے ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ انسان زنا کرنے کے بعد توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ انسان توبہ کرے تو اللہ اُسے بخش دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والا نہیں بخشا جاتا جب تک کہ جس کی غیبت کی گئی ہو، وہ معاف نہ کرے۔ حضرتِ انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا، زنا کرنے والے کے لیے

تو توبہ ہے۔ غیبت کرنے والے کے لیے توبہ کی بھی گنجائش نہیں۔

چغل خوری اور عیب جوئی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ. (متّفق علیہ)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ چغل خور جنّت میں نہیں داخل ہوگا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ رضؔ كَذَا وَكَذَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً، فَقَالَ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ. (مشکوٰۃ)

امّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے (ایک موقع پر) کہا کہ صفیہ رضؔ کا یہ عیب کہ وہ ایسی ہے اور ایسی ہے، کافی ہے۔ مقصد یہ تھا کہ وہ چھوٹے قد کی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ عائشہ رضؔ! تم نے ایسا گندا لفظ منہ سے نکالا ہے کہ اگر اسے سمندر میں گھول دیا جائے تو پورے سمندر کو

گندا کر دے۔

بے جا طرفداری

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ مَا الْعَصَبِیَّۃُ قَالَ اَنْ تُعِیْنَ قَوْمَکَ عَلَی الظُّلْمِ۔ (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا کہ حضورؐ! عصبیت (بے جا طرف داری) کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ظلم کرنے میں اپنی قوم کی مدد کرنا۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّۃٍ وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلٰی عَصَبِیَّۃٍ وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِیَّۃٍ۔ (مشکوٰۃ۔ ابوداؤد)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جس نے عصبیت کی طرف بلایا اور عصبیت کے باعث جنگ کی اور عصبیت پر ہی مر گیا، وہ ہم میں سے نہیں۔

بے جا تعریف

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ۔ (مُسلم)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے مُنہ پر مٹی پھینکو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ۔

(مشکوٰۃ)

حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب فاسق کی تعریف کی جائے تو اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوتا ہے اور عرشِ الٰہی کانپتا ہے۔

حسد و بغض

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔

(ابوداؤد)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، حسد سے بچو،

بے شک حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے، جیسے آگ خشک لکڑی کو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دُبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ ہِیَ الْحَالِقَۃُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰکِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ۔ (ترمذی)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ پہلی اُمّتوں کی وہ بیماریاں جو تم میں داخل ہو گئی ہیں، حسد اور بغض ہیں۔ یہ مُونڈنے والی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بال مُونڈتی ہیں بلکہ یہ دین مُونڈتی ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثٍ۔ (ترمذی)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ایک دُوسرے کی جڑ نہ کاٹو۔ ایک دُوسرے سے دُشمنی نہ کرو۔ آپس میں بُغض نہ رکھو۔ نہ ایک دُوسرے سے حسد کرو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مُسلمان کو اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ

قطعِ تعلّق نہ کرنا چاہیے۔

تکبُّر

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ۔ (مُسلم)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو گا وہ دوزخ میں داخل نہ ہو گا۔ اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبّر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اِزَارِیْ یَسْتَرْخِیْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاھَدَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ لَسْتَ مِمَّنْ یَّفْعَلُہٗ خُیَلَاءَ۔ (بخاری)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو اپنا کپڑا تکبُّر سے زمین پر گھسیٹے گا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسُول اللہ!

میرا تہ بند لٹک کر نیچے چلا جاتا ہے، مگر میں اُسے سنبھالتا رہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم ان میں سے نہیں ہو، جو تکبّر سے ایسا کرتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّتَبَخْتَرُ فِیْ بُرْدَیْنِ فَقَدْ اَعْجَبَتْہُ نَفْسُہٗ خُسِفَ بِہِ الْاَرْضُ فَھُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ (متفق علیہ)

رسُول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ پہلے زمانے میں ایک آدمی دو دھاری دار چادریں اوڑھے غرور سے چل رہا تھا اور اُس کا نفس اُسے پسند کرتا تھا۔ وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور قیامت تک نیچے ہی نیچے دھنستا چلا جائے گا۔

بے جا فخر

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنْتَھِیَنَّ اَقْوَامٌ یَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِھِمُ الَّذِیْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا ھُمْ فَحْمٌ مِّنْ جَھَنَّمَ اَوْلَیَکُوْنُنَّ اَھْوَنَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِیْ یُدَھْدِہُ الْخُرْءَ بِاَنْفِہٖ اِنَّ اللّٰہَ اَذْھَبَ عَنْکُمْ عُبِّیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَفَخْرَھَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا ھُوَ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِیٌّ اَلنَّاسُ کُلُّھُمْ بَنُوْٓا اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ

تُراب. (ابوداؤد۔ ترمذی)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ لوگوں کو اپنے (کفر کی حالت میں) مَرے ہُوئے باپ داداؤں پر فخر کرنے سے باز آنا چاہیے، کیونکہ وہ جہنم کا کوئلہ بن گئے یا وُہ اللہ کے نزدیک گبریلہ سے بھی بدتر ہیں جو پلیدی کو ناک سے اِدھر اُدھر کرتا ہے۔ خُدا نے تم سے جاہلیّت کا غرُور اور باپ دادا پر بے جا فخر دُور کر دیا ہے۔ اِنسان یا پرہیزگار مومن ہے یا بدبخت بدکار۔ اِنسان سارے کے سارے آدم علیہ السّلام کی اولاد میں سے ہیں اور آدم علیہ السّلام مٹّی سے بنائے گئے تھے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْتَخِرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَّلَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ. (مسلم)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ آپس میں عاجزی سے پیش آؤ۔ یہاں تک کہ کوئی کسی پر نہ فخر کرے نہ زیادتی کرے۔

غُصَّہ

اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ قَالَ لَاتَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ۔ (بخاری)

ایک آدمی نے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ حضور! مجھے کوئی نصیحت کیجیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ غصّہ نہ کیا کرو۔ اُس نے کئی بار اپنا سوال دُہرایا۔ آپؐ نے ہر بار فرمایا "غصّہ نہ کیا کرو۔"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ جُرْعَۃِ غَیْظٍ یَکْظِمُھَا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ۔ (مشکوٰۃ)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ انسان اللہ کی رضا کے لیے غصّے کا جو گھونٹ پی جاتا ہے' وہ اللہ کے نزدیک ہر پینے والی چیز سے افضل ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّیْطٰنِ وَاِنَّ الشَّیْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ۔ (ابوداؤد)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ غصّہ شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ صرف پانی سے بجھائی جاتی ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کسی کو غصّہ آئے تو وہ وضو کرلے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ مَنْ یَّمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ. (بخاری)

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلوان یا بہادر وہ نہیں جو کشتی میں کسی کو پچھاڑ دے۔ بہادر وہ ہے جو غصے میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

چوری

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ السَّارِقَ یَسْرِقُ الْبَیْضَۃَ فَتُقْطَعُ یَدُہٗ وَیَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُہٗ. (متفق علیہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہو چور پر۔ وہ انڈا چراتا ہے اور ہاتھ کٹواتا ہے اور رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔

اِنَّ قُرَیْشًا اَھَمَّھُمْ شَانُ الْمَرْاَۃِ الْمَخْزُوْمِیَّۃِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ یُّکَلِّمُ فِیْھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوْا مَنْ یَّجْتَرِئُ عَلَیْہِ اِلَّا اُسَامَۃُ (بْنُ زَیْدٍ) حِبُّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَکَلَّمَہٗ اُسَامَۃُ، فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ؟ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا ھَلَکَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْہُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْہِ الْحَدَّ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ

فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا. (متفق علیہ)

ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی، جس سے قریش بہت پریشان ہوئے۔ اُنھوں نے مشورہ کیا کہ اِس معاملے میں کون حضورؐ سے سفارش کرے۔ سب نے کہا کہ حضورؐ کے محبوب اُسامہؓ (ابن زیدؓ) کے سوا اور کون یہ جرأت کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرتِ اُسامہؓ نے حضورؐ سے گفتگو کی تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم اللہ کی حدوں میں سے ایک حد میں سفارش کرتے ہو؟ پھر حضورؐ نے لوگوں سے خطاب فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگ اِسی لیے ہلاک ہو گئے کہ جب اُن میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیتے اور کوئی کمزور چوری کرتا تو اُس پر حد جاری کر دیتے۔ خُدا کی قسم! اگر فاطمہؓ میری بیٹی بھی چوری کرتی تو میں ضرور اُس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

غصب

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ. (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جس نے

ایک بالشت بھر زمین ناجائز طریقے سے حاصل کی، قیامت کے دِن وہ ٹکڑا زمین کے سات طبقوں تک اُس کی گردن میں بطورِ طوق ڈال دِیا جائے گا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسٍ مِّنْہُ۔ (مشکوٰۃ)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ خبردار کسی پر ظلم نہ کرو۔ یاد رکھو، کسی کا مال دُوسرے کے لیے جائز نہیں۔ جب تک وہ اپنی خوشی سے نہ دے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّہٖ خُسِفَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ۔ (بخاری)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے زمین کا کوئی حِصّہ ناحق اپنے قبضے میں کیا، قیامت کے دِن اُسے اِس زمین کے ساتویں طبقے تک دھنسا دِیا جائے گا۔

ظلم

عَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّہٗ

سَمِعَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَّشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَہٗ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ۔ (مشکوٰۃ)

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُنھوں نے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا کہ جس آدمی نے جان بُوجھ کر ظالم کی مدد کی، وہ اسلام سے نکل گیا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکَ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْئَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی حَقَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّہٗ۔ (مشکوٰۃ)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مظلُوم کی بددُعا سے اپنے آپ کو بچاؤ، اِس لیے کہ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حق دار کو اُس کے حق سے محرُوم نہیں کرتا۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْھَمَ لَہٗ وَ لَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوۃٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ھٰذَا وَسَفَکَ دَمَ

هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطَى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔ (مُسلم۔ مشکوٰۃ)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے جواب دِیا کہ ہم اُسے مُفلس کہتے ہیں، جس کے پاس نہ زرِ نقد ہو نہ کوئی سامان۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میری اُمّت کا مفلس وہ ہے، جو قیامت کے دِن نماز، روزوں اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا اور اُس کے ساتھ (اُس کے نامۂ اعمال میں) یہ بھی ہوگا کہ اُس نے کسی کو گالی دی، کسی پر تہمت لگائی، کسی کا مال کھایا، کسی کا خُون بہایا اور کسی کو مارا۔ وہ سارے لوگ جو اُس کا نشانہ بنے، اُن میں اس کی نیکیاں تقسیم کر دی جائیں گی اور جب نیکیاں ختم ہوگئیں اور لوگوں کے حقوق باقی رہ گئے تو اُن کی غلطیاں اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر اُسے آگ میں ڈال دِیا جائے گا۔

ذخیرہ اندوزی

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ۔ (مشکوٰۃ۔ ابنِ ماجہ)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا منڈی میں لاکر غلّہ بیچنے والے کی روزی میں برکت دی جاتی ہے اور غلّے کو گرانی کے انتظار میں روکے رکھنے والے پر لعنت کی جاتی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یُرِیْدُ بِہِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ اللّٰہُ مِنْہُ۔ (مشکوٰۃ)

سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے خوراک کو مہنگا بیچنے کی غرض سے چالیس دِن تک روکے رکھا، اللہ تعالیٰ اُس سے بیزار ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ فَھُوَ خَاطِئٌ۔ (مُسلم)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے عوامی ضرورت کی اشیاء کو روک کر رکھا، یعنی ذخیرہ کر لیا، وہ گنہ گار ہے۔

قتلِ ناحق

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ۔ (ترمذی-نسائی)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک دُنیا کا زوال ایک مُسلمان کے قتل سے زیادہ آسان ہے

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَھْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِشْتَرَکُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَکَبَّھُمُ اللّٰہُ فِی النَّارِ۔ (ترمذی)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر سارے زمین و آسمان والے مِل کر کسی ایک مُسلمان کو شہید کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو دوزخ میں اُلٹا لٹکا دے گا۔

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّغْفِرَہٗ اِلَّا مَنْ مَّاتَ مُشْرِکًا اَوْ مَنْ یَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا۔ (ابوداؤد)

رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ ہر گناہ کو بخش دے گا، مگر جس شخص کی شِرک پر موت ہوئی یا جس نے مومن کو

جان بوجھ کر قتل کیا، اُسے کبھی نہیں بخشے گا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ اٰئِسٌ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ. (ابنِ ماجہ)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے مومن کے قتل میں آدھے کلمے سے مدد کی (کسی کو قتل پر اُبھارا)، وہ اللہ سے اس حال میں مُلاقات کرے گا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا، "اللہ کی رحمت سے مایوس"۔

خودکُشی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

(متّفق علیہ)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم سے پہلی اُمّتوں میں ایک آدمی زخمی ہو گیا۔ شدّتِ تکلیف سے گھبرا کر اُس نے چھُری سے اپنا ہاتھ کاٹ

ڈالا، جس سے اِتنا خون بہا کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنے ہلاک کرنے میں جلدی کی۔ اِس لیے اُس پر جنّت حرام کر دی گئی۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَھُوَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْھَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَسَمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِحَدِیْدٍ فَحَدِیْدَتُہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَوَجَّأُ بِھَا فِیْ بَطْنِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا۔ (متّفق علیہ)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس آدمی نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار دیا، وہ دوزخ میں گرایا جاتا رہے گا اور ہمیشہ اُس میں رہے گا اور جس نے زہر کھا کر اپنے آپ کو ہلاک کیا تو دوزخ میں اُس کے ہاتھ میں وہی زہر ہوگا جسے وہ پی رہا ہوگا اور ہمیشہ ہمیشہ جہنّم میں رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو لوہے سے مار ڈالا، تو وہ لوہا اُس کے ہاتھ میں

ہوگا اور اُسے وہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ جہنّم میں رہے گا۔

لالچ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْکَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ۔ (متفق علیہ)

حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال سے بھرے ہُوئے دو میدان ہوں، تو وہ تیسرے کی خواہش کرے گا۔ اور ابنِ آدم کے پیٹ کو مٹی (قبر) ہی بھر سکتی ہے۔ اور جو توبہ کرے، اللہ اُس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَھْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ مِنْہُ اِثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ۔ (متّفق علیہ)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، کہ انسان بُوڑھا ہو جاتا ہے اور اُس کی دو خواہشیں جوان رہتی ہیں؛ زیادتی مال کی حرص، اور

درازیِ عمر کی حرص۔

سُود

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ۔ (مُسلم)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے سُود کھانے والے، کھلانے والے، سُودی دستاویز لکھنے والے اور اُس کے گواہوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہے یہ سب برابر ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَيْتُ لَيْلَةً اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَائِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ اٰكِلَةُ الرِّبٰوا۔ (ابن ماجہ۔ احمد)

حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، شبِ معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا، جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے اور ان میں سانپ تھے، جو باہر سے دِکھائی دیتے تھے۔ میں نے کہا جبریلؑ! یہ کون ہیں؟ اُس نے کہا، یہ سُود خور ہیں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اٰخِرَ مَا نَزَلَتْ اٰیَةُ الرِّبٰوا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ یُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبٰوا وَالرِّیْبَةَ.

(ابن ماجه)

امیر المومنین سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سب سے آخر میں سُود کی آیت نازل ہوئی۔ حضورِ اکرم نے ابھی اس کی تفسیر نہیں فرمائی تھی کہ آپؐ کا وصال ہو گیا۔ اس لیے سُود اور جس میں سُود کا شک ہو، اُسے بھی چھوڑ دو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُکُمْ قَرْضًا فَاَهْدٰی اِلَیْهِ اَوْ حَمَلَهٗ عَلَی الدَّابَّةِ فَلَا یَرْکَبْهُ وَلَا یَقْبَلْهَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ جَرٰی بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ قَبْلَ ذٰلِکَ.

(ابن ماجه)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے۔ پھر مقروض قرضخواہ کو کوئی ہدیہ بھیجے یا سواری کے لیے جانور پیش کرے تو وہ نہ تو ہدیہ قبول کرے نہ سواری پر سوار ہو۔ ہاں! اگر دونوں کے درمیان

پہلے سے ایسے تعلّقات ہوں تو پھر ہدیہ قبول کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔

رشوت

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ۔ (مشکوٰۃ۔ ابنِ ماجہ۔ ابوداؤد، ترمذی)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے رشوت لینے اور دینے والے ہر دو پر لعنت کی ہے۔

اِنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَّعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَۃً فَاَھْدٰی لَہٗ ھَدِیَّۃً عَلَیْھَا فَقَبِلَھَا فَقَدْ اَتٰی بَابًا عَظِیْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰوا۔

(ابُوداؤد)

رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو کسی حاکم کے سامنے کسی کی سفارش کرے اور پھر وُہ اُسے کوئی چیز بطورِ ہدیہ بھیجے اور وہ اسے قبول کر لے تو یہ ایسا ہی ہے، جیسا وہ سود کے ایک بڑے دروازے میں داخل ہو گیا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ فِی الْحُکْمِ۔ (منتقٰی)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہو، حاکم کو رِشوت دینے والے پر اور اُس حاکم پر بھی جو رِشوات لے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ عَلٰی عَمَلٍ فَرَزَقْنَاہُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ غُلُوْلٌ۔ (ابُوداؤد)

نبیِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہم کِسی کو کام پر مُقرّر کریں اور اس کام کی تنخواہ اُسے ادا کریں۔ اِس کے بعد اگر وہ کچھ لے تو یہ خیانت ہے۔

گداگری

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَاْتِیْ بِحُزْمَۃِ حَطَبٍ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَیَبِیْعُھَا فَیَکُفَّ اللّٰہُ بِھَا وَجْھَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ۔ (بخاری)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی رسّی لے کر جنگل میں جائے اور لکڑیوں کا گٹھا اُٹھا کر لائے اور فروخت کرے۔ اِس طرح

اللہ تعالیٰ اُسے سوال کی بے عزتی سے بچالے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ چاہیں تو دیں اور نہ چاہیں تو نہ دیں۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَشْتَرِطُ عَلَیَّ اَنْ لَّا تَسْأَلَ النَّاسَ شَیْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰی تَنْزِلَ اِلَیْہِ فَتَأْخُذَہٗ۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے بلایا اور عہد لیا کہ تم لوگوں سے کبھی سوال نہ کرو گے۔ میں نے عرض کیا، حضورؐ! ایسا ہی ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا، اگر تم سواری پر جا رہے ہو اور تمھارے ہاتھ سے کوڑا گر جائے تو بھی خود اُتر کر اُسے اُٹھاؤ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَیْسَ فِیْ وَجْھِہٖ مُزْعَۃُ لَحْمٍ۔ (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جو آدمی مستقل طور پر لوگوں سے بھیک مانگتا رہے، قیامت کے دِن اِس حال میں سامنے آئے گا کہ اُس کے

چہرے پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْہُ فَاقَۃٌ فَاَنْزَلَھَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُہٗ وَمَنْ اَنْزَلَھَا بِاللّٰہِ اَوْشَکَ اللّٰہُ بِالْغِنٰی اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْغِنًی اٰجِلٍ۔
(ابوداؤد۔ ترمذی)

رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس پر فاقے کی مصیبت آئی اور وہ اسے لوگوں تک لے گیا تو اس کا فاقہ دُور نہیں ہو سکے گا، لیکن اگر وہ اُسے خدا کی بارگاہ میں لے گیا تو وہ جلد ہی اُسے بے نیاز کر دے گا، جلدی موت دے کر یا تھوڑی مدّت میں مال دار کر کے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّکْفُلُ لِیْ اَنْ لَّا یَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا فَاَتَکَفَّلُ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا، فَکَانَ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا۔
(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو آدمی مجھے ضمانت دے کہ لوگوں سے سوال نہیں کرے گا، میں اس کے لیے جنّت کا ضامن ہوں۔ ثوبانؓ کہتے ہیں،

میں نے کہا، حضورؐ! میں وعدہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد ثوبان رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی سے سوال نہیں کیا۔

عہد شکنی

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ. (احمد)

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جب بھی ہمیں خطبہ دِیا۔ یہ ضرور فرمایا کہ جس میں امانت نہیں، اُس کا ایمان نہیں اور جس میں ایفائے عہد نہیں، اُس کا دین نہیں۔

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَنِیْ قُرَیْشٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِی الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْھِمْ اَبَدًا، قَالَ اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَھْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰکِنِ ارْجِعْ فَاِنْ کَانَ فِیْ نَفْسِکَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِکَ الْاٰنَ فَارْجِعْ،

قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَسْلَمْتُ. (ابُوداؤد)

حضرتِ ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے قریش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس بھیجا۔ مَیں نے آپؐ کو دیکھا تو میرے دِل میں اِسلام کا نُور چمک اُٹھا۔ مَیں نے عرض کیا کہ یا رسُولَ اللہ! خُدا کی قسم! مَیں قریش کی طرف ہرگز واپس نہیں جاؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ مَیں عہد شکنی نہیں کرنا چاہتا اور نہ قاصدوں کو روکتا ہُوں۔ تم واپس جاؤ۔ جو تمھارے اب خیالات ہیں، اگر یہی رہے تو پھر واپس آ جانا۔ ابُورافعؓ فرماتے ہیں کہ مَیں چلا گیا اور پھر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اِسلام لایا۔

مُردوں کو بُرا کہنا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا. (بخاری)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مُردوں کو بُرا بھلا نہ کہو۔ اِس لیے کہ وہ اپنے اعمال کو پہنچ

چکے ہیں۔

دُوسروں کی مُصیبت پر خوش ہونا

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُظْہِرِ الشَّمَاتَۃَ لِاَخِیْکَ فَیَرْحَمُہُ اللّٰہُ وَیَبْتَلِیْکَ۔ (ترمذی)

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مُصیبت پر خوشی کا اِظہار نہ کر۔ ورنہ اللہ اُس پر رحم فرمائے گا اور تجھے مُصیبت میں مبتلا کر دے گا۔

بَین کرنا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاہِلِیَّۃِ۔ (مُتّفق علیہ)

رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو آدمی رُخسارے پیٹے، گریبان چاک کرے اور زمانۂ جاہلیّت کی طرح نوحہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔

آداب

سلام

اَنَّ رَجُلًا سَئَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔ (متّفق علیہ)

ایک آدمی نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا کہ کون سا اسلام اچھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، یہ کہ کھانا کھلاؤ اور سلام کرو۔ جسے پہچانتے ہو، اُسے بھی اور جسے نہیں پہچانتے، اُسے بھی۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ۔ (مسلم)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم لوگ

جنّت میں نہیں جا سکتے، جب تک کہ مومن نہیں بنتے اور تم مومن نہیں بن سکتے، جب تک باہم محبّت نہ کرو۔ میں تم کو وہ تدبیر بتاؤں، جس کو اگر کرو تو آپس میں ایک دوسرے سے محبّت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ. (ترمذی، ابوداؤد)

ایک آدمی دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور کہا "السّلامُ علیکم" (آپؐ پر سلام ہو)۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیا۔ وہ بیٹھ گیا تو حضورؐ نے فرمایا، اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔ پھر دوسرا آدمی آیا۔ اُس نے کہا "السّلامُ علیکم و رحمۃُ اللہ" (آپؐ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت) آپؐ نے جواب دیا۔ وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا، اس کے لیے بیس نیکیاں ہیں۔ پھر تیسرا آدمی

آیا۔ اُس نے کہا، السّلامُ علیکُم و رحمۃُ اللہ و برکاتُہٗ (آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں)۔ آپ نے جواب دیا۔ وُہ بیٹھ گیا تو حضور نے فرمایا، اس کے لیے تیس نیکیاں ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ. (ابُوداؤد. ترمذی)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے اچھا آدمی وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

عَنْ غَالِبٍ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ اِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِہٖ فَاَقْرِئْہُ السَّلَامَ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اَبِیْ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَبِیْکَ السَّلَامُ. (ابُوداؤد)

حضرتِ غالب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم ایک دِن حضرتِ حسن بصریؒ کے ہاں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے حدیث بیان کی کہ میرے دادا نے میرے باپ

کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ جاؤ، حضورؐ سے میرا سلام عرض کرو۔ اُنہوں نے کہا کہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرا باپ سلام عرض کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم پر اور تمہارے باپ پر سلام ہو۔

مُصافحہ اور مُعانقہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا. (ترمذی۔ ابنِ ماجہ)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مسلمان ایک دُوسرے سے ملیں اور مصافحہ کریں تو وہ جُدا ہونے سے پہلے بخش دیے جاتے ہیں۔

عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَکَانَتِ الْمُصَافَحَۃُ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ نَعَمْ. (بُخاری)

حضرتِ قتادہؒ کہتے ہیں، میں نے حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا حضورِ

اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہؓ میں مصافحے کا رواج تھا؟ اُنھوں نے فرمایا "ہاں"۔

عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ بَشِیْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنَزَةَ اَنَّہٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ ہَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَافِحُکُمْ اِذَا لَقِیْتُمُوْہُ قَالَ مَا لَقِیْتُہٗ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِیْ وَبَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ یَوْمٍ وَّلَمْ اَکُنْ فِیْ اَہْلِیْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَیْتُہٗ وَہُوَ عَلٰی سَرِیْرٍ فَالْتَزَمَنِیْ فَکَانَتْ تِلْکَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ. (ابوداؤد)

جناب ایّوب بن بشیرؒ بنوعنزہ کے ایک آدمی کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ اُس نے کہا کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تُم جب حضورؐ سے مُلاقات کرتے تھے تو کیا وہ تم سے مُصافحہ بھی کرتے تھے؟ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا، میں جب بھی حضورؐ سے مِلا، آپؐ نے مصافحہ فرمایا۔ ایک مرتبہ آپؐ نے میرے ہاں کسی کو بھیجا۔ میں گھر موجود نہ تھا۔ جب آیا اور پتہ چلا تو حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ آپؐ چارپائی پر تشریف رکھتے تھے۔ حضورؐ مجھ سے بغل گیر ہُوئے اور یہ (گلے مِلنا) آپؐ کو

بہت پسند تھا۔

گھر میں داخل ہونا

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَھْلِہٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَھْلَہٗ بِسَلَامٍ (مشکوٰۃ)

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو اور جب گھر سے نکلو تو سلام کر کے رخصت ہو۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِکَ فَسَلِّمْ یَکُوْنُ بَرَکَۃً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ. (مشکوٰۃ)

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو۔ یہ تمھارے اور گھر والوں کے لیے باعثِ برکت ہو گا۔

کسی کے گھر جانا

جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَ اَلِجُ ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِہٖ اُخْرُجْ اِلٰی ہٰذَا فَعَلِّمْہُ الْاِسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَہٗ قُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ، اَاَدْخُلُ ؟ فَسَمِعَ الرَّجُلُ ذٰلِکَ، فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ، اَاَدْخُلُ ؟ فَاَذِنَ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ. (ابوداؤد)

ایک آدمی حضورؐ کے آستانے پر حاضر ہوا اور کہا، "مَیں اندر آجاؤں ؟" حضورؐ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ جاؤ اور اِسے اجازت لینے کا طریقہ سکھلاؤ۔ اِسے کہو کہ پہلے السّلامُ علیکم کہے، پھر کہے، کیا میں اندر آسکتا ہوں۔ اِس آدمی نے حضورؐ کے یہ الفاظ سُن لیے اور بولا کہ السّلامُ علیکم، کیا میں اندر آسکتا ہوں ؟ حضورؐ نے اسے اجازت دے دی اور وہ اندر آگیا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِہِمْ فَقَدْ حَلَّ لَہُمْ اَنْ یَفْقَئُوْا عَیْنَہٗ. (متفق علیہ۔ ابوداؤد، نسائی)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی کسی کے گھر بلا اجازت گھس آئے تو گھر والوں کو اُس کی آنکھ پھوڑ دینا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَمْرِ دَیْنٍ کَانَ عَلٰی اَبِیْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا کَاَنَّہٗ کَرِہَ ذٰلِکَ۔ (متّفق علیہ - ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں اپنے باپ کے قرضے کے سلسلے میں حاضر ہُوا اور آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضورؐ نے فرمایا "کون ہے؟" میں نے کہا "مَیں"۔ اس پر آپؐ نے فرمایا "مَیں، مَیں؟" گویا اسے آپؐ نے ناپسند فرمایا۔

(مطلب یہ کہ 'کون ہے' کے جواب میں نام بتانا چاہیے۔ 'مَیں' نہ کہنا چاہیے۔)

مجلس

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ وَلٰکِنْ

تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا. (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی کسی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر نہ بیٹھے۔ البتہ کُھل کر بیٹھو اور جگہ کشادہ کر دو۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ. (مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو آدمی اپنی جگہ سے اُٹھ کر (تھوڑی دیر کے لیے عارضی طور پر) جائے، پھر لوٹ آئے تو وہ اِس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ. (ابوداؤد)

حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ ہم جب حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آخر میں جہاں جگہ ملتی، وہیں بیٹھ جاتے۔

دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ

فِی الْمَکَانِ سَعَۃٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُسْلِمِ حَقًّا اِذَا رَاٰہُ اَخُوْہُ اَنْ یَّتَزَحْزَحَ لَہٗ۔

(مشکوٰۃ ، بیہقی)

ایک آدمی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے اس کے لیے جگہ چھوڑ دی۔ اُس نے عرض کیا کہ حضورؐ! جگہ تو بہت ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مُسلمان کے ذِمّے مُسلمان کا یہ حق ہے کہ جب اُسے آتا دیکھے تو اُس کے لیے اپنی جگہ سے ذرا ہٹ جائے۔

چھینک اور جمائی

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ عَلٰی فِمِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ فِیْہِ۔

(مُسلم)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تُم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے۔ کیونکہ اِس طرح مُنہ کھولنے سے شیطان اُس میں داخل ہو جاتا ہے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ وَ حَمِدَ اللّٰہَ کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاَمَّا التَّثَاؤُبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّہٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَثَاوَبَ ضَحِکَ مِنْہُ الشَّیْطَانُ.

(بخاری)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند۔ اِس لیے جب تم میں سے کوئی چھینکے اور اللہ کی تعریف کرے (الحمدُ لِلّٰہ کہے) تو ہر سُننے والے مُسلمان پر لازم ہے کہ "تجھ پر اللہ رحم کرے" (یَرْحَمُکَ اللّٰہ) کہے۔ جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے۔ اِس لیے جسے جمائی آئے وہ حتّی الامکان روکے، کیونکہ جب کسی کو جمائی آتی ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰی وَجْھَہٗ بِیَدِہٖ اَوْ ثَوْبِہٖ وَ غَضَّ بِھَا صَوْتَہٗ.

(ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب

کبھی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو چھینک آتی، آپ اپنے چہرۂ اقدس کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز کو پست کرتے یا روکتے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلْیَقُلِ الَّذِیْ یَرُدُّ عَلَیْہِ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَلْیَقُلْ ھُوَ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔ (ترمذی۔ دارمی۔ مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ (ہر حالت میں اللہ کے لیے تعریف ہے)۔ سُننے والا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ (اللہ تجھ پر رحم کرے) کہے اور چھینکنے والا جواب میں یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (اللہ تمھیں سیدھی راہ پر چلائے، اور تمھارے حال کی اصلاح کرے) کہے۔

بیٹھنا اور لیٹنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْکَعْبَۃِ مُحْتَبِئًا بِیَدَیْہِ۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو صحنِ کعبہ میں گھٹنوں کے گرد باہیں پھیلائے بیٹھے دیکھا (یعنی آپؐ نے دونوں زانو کھڑے کر رکھے تھے اور بازؤوں سے حلقہ بنایا ہوا تھا)۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ. (ابوداؤد. مشکوٰۃ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نمازِ فجر کے بعد اپنی جگہ پر چار زانو بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ سورج اچھی طرح روشن ہو جاتا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ. (مسلم)

حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر چت، لیٹنے سے منع فرمایا ہے۔

رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا

مُضطجِعًا علیٰ بَطْنِہٖ فقالَ اِنَّ ھٰذِہٖ ضِجعَۃٌ لَایُحِبُّھَا اللّٰہُ۔ (ترمذی)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک آدمی کو پیٹ کے بل اوندھا لیٹا دیکھا تو فرمایا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَیْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَیْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَیْہِ وَوَضَعَ رَأْسَہٗ عَلٰی کَفِّہٖ۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابُو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سفر میں آخر رات کہیں قیام فرماتے تو دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے اور صبح ہوتے کہیں پہنچتے تو اپنی باہیں کھڑی کر کے ہتھیلی اپنے سر پر رکھ لیتے۔

چلنا پھرنا

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّمْشِیَ یَعْنِیْ الرَّجُلَ بَیْنَ الْمَرْأَتَیْنِ۔ (ابُوداؤد)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مرد کو دو عورتوں

کے درمیان چلنے سے منع فرمایا۔

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَ ھُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لِلنِّسَاءِ اِسْتَأْخِرْنَ فَاِنَّہٗ لَیْسَ لَکُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ عَلَیْکُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِیْقِ فَکَانَتِ الْمَرْأَۃُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰی اَنَّ ثَوْبَھَا لَیَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ۔ (مشکوٰۃ۔ ابوداؤد)

حضرت ابو اُسید انصاری سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے اور مرد عورتیں راستے میں ساتھ ساتھ جا رہے تھے۔ میں نے آپ کو عورتوں سے کہتے ہوئے سُنا کہ تم پیچھے چلو۔ تمھیں راستے کے درمیان نہیں چلنا چاہیے۔ کنارے کنارے چلنا چاہیے۔ اس ارشاد پر عورتوں نے دیوار کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ اُن کی چادریں دیوار میں اٹک جاتی تھیں۔

راستہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ بِطَرِیْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْکٍ عَلَی الطَّرِیْقِ فَأَخَّرَ فَشَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ فَغَفَرَ لَہٗ۔ (متفق علیہ)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ایک آدمی رستے میں چل رہا تھا۔ اُس نے ایک کانٹے دار ٹہنی راہ میں پڑی پائی تو اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ عمل پسند آیا اور اسے بخش دیا۔

عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَیَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوْا الطَّرِیْقَ فَبَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا یُّنَادِیْ فِی النَّاسِ اَنَّ مَنْ ضَیَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ الطَّرِیْقَ فَلَا جِہَادَ لَہٗ۔ (ابوداؤد)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ ایک جنگ پر روانہ ہوئے۔ لوگوں نے قیام کیا تو جگہ تنگ کر دی اور رستہ بند کر دیا۔ آپؐ نے اعلان کروایا کہ جو لوگوں پر جگہ تنگ کرے یا راستہ

بند کرے، اُسے جہاد کا ثواب نہیں ملے گا۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَ الْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ حَقُّ الطَّرِیْقِ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ (متفق علیہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ! ہمیں راستوں میں بیٹھنا پڑتا ہے، کیونکہ ہمیں ایک دوسرے سے بات چیت کرنا ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تمھیں ضرور بیٹھنا ہی ہے تو راستوں کا حق ادا کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ حضورؐ! راستوں کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اجنبی عورتوں سے آنکھیں بند رکھنا، تکلیف دہ چیز راستے سے ہٹانا، سلام کا جواب دینا۔ بھلائی کا حکم اور برائی سے منع کرنا۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَیْرَ

فِیْ جُلُوْسٍ فِی الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ ھَدَی السَّبِیْلَ وَرَدَّ التَّحِیَّۃَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَاَعَانَ عَلَی الْحُمُوْلَۃِ.

(مشکوٰۃ)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ رستوں میں بیٹھنا اچھّا نہیں، مگر اس کے لیے جو رستہ بتائے سلام کا جواب دے، آنکھ بُرائی سے روکے اور بوجھ اُٹھانے میں لوگوں کی مدد کرے۔

کھانا پینا

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰہَ کُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ.

(متّفق علیہ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بچّہ تھا اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہاں پرورش پا رہا تھا۔ میرا ہاتھ (کھاتے وقت) پیالے کی طرف تیزی سے بڑھتا تھا۔ ایک دن مجھ سے حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر (بسم اللہ

الرّحمٰن الرّحیم کہہ کر) کھانا شروع کرو۔ دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَاعَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَھَاہُ اَکَلَہٗ وَاِنْ کَرِھَہٗ تَرَکَہٗ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند فرماتے تو کھا لیتے، ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَّذْکُرَ اللّٰہَ عَلٰی طَعَامِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانے کی ابتدا میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو جب یاد آئے، کہے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ اٰخِرَہٗ (اللہ کے نام سے اس کا پہلا اور پچھلا)

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. (اللہ کے لیے تعریف ہے، جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِیْ یَدِہٖ غَمَرٌ لَمْ یَغْسِلْہُ فَاَصَابَہٗ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ. (ترمذی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ)

نبیِ کریم صلّی اللہُ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو آدمی اپنے ہاتھ کی چکنائی دھوئے بغیر سو جائے اور اُسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَۃُ فَلَا یَقُوْمُ الرَّجُلُ حَتّٰی تُرْفَعَ الْمَائِدَۃُ وَلَا یَرْفَعُ یَدَہٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْیَعْذُرْ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُخْجِلُ الْجَلِیْسَ فَیَقْبِضُ یَدَہٗ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ فِی الطَّعَامِ حَاجَۃٌ. (ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب دسترخوان بچھا دِیا جائے تو کوئی آدمی اس وقت تک نہ اُٹھے جب تک کہ دسترخوان اُٹھا نہ دِیا

جائے اور سیر بھی ہو جائے تو ہاتھ نہ اُٹھائے جب تک کہ لوگ فارغ نہ ہو جائیں، یا کوئی عذر پیش کر دے۔ اس لیے کہ یہ ساتھی کو شرمندہ کرتا ہے اور وہ بھی ہاتھ اُٹھا لیتا ہے۔ ہو سکتا ہے، اُسے ابھی کھانے کی خواہش ہو۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلٰثًا. (متّفق علیہ)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کوئی چیز پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِّنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِ اَنَسٍ فَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَعَلٰى يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا. (متّفق علیہ)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لیے گھریلو بکری کا دُودھ دوہا گیا اور اس میں حضرت انسؓ کے گھر کے کنوئیں کا پانی ملایا گیا پھر حضورؐ کی

خدمت میں پیالہ پیش کیا گیا۔ آپؐ نے اس میں سے (کچھ) نوش فرمایا۔ اُس وقت آپؐ کی دائیں جانب ایک اعرابی اور بائیں جانب صدّیقِ اکبرؓ بیٹھے تھے۔ حضرت عُمرؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ! ابُوبکرؓ کو دیجیے۔ آپؐ نے اعرابی کو، جو دائیں ہاتھ بیٹھا تھا، دے دیا اور فرمایا کہ دایاں زیادہ حق دار ہے ایک روایت میں ہے کہ فرمایا، داہنی طرف کے زیادہ مستحق ہیں۔ سُنو! دائیں طرف والوں کا خیال رکھو۔

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِى الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ. (ابوداؤد، ابن ماجہ)

رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. (مسلم)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا. (بخاری)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

ہنسنا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یٰبُنَیَّ لَا تُکْثِرِ الضِّحْکَ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الضِّحْکِ یُمِیْتُ الْقَلْبَ۔ (مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: میرے بیٹے! زیادہ ہنسا نہ کرو۔ کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کر دیتا ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ مَا رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی مِنْہُ لَھَوَاتِہٖ اِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ۔ (بخاری)

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کبھی اس طرح کھُل کر ہنستے نہیں دیکھا کہ آپؐ کے حلق کا کوّا نظر آ جائے۔ آپؐ مُسکراتے اور تبسّم فرماتے تھے۔

قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا.

(بخاری)

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ کی قسم، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر تمھیں بھی اس کا علم ہو جاتا تو تم روتے زیادہ اور ہنستے تھوڑا۔

لباس

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهٖ.

(ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم جب قمیص پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے۔

اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْبَسُوْا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ.

(نسائی۔ ترمذی)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو۔ کیونکہ یہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں اور اسی کا اپنے مُردوں کو کفن دِیا کرو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰہَ فِیْ قُبُوْرِکُمْ وَمَسَاجِدِکُمُ الْبَیَاضُ۔

(ابن ماجۃ)

رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بہترین کپڑا، جس میں تُم اپنی قبروں اور مسجدوں میں خدا سے مِلو، سفید رنگ کا ہے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ۔ (متفق علیہ)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے دُنیا میں ریشم پہنا، آخرت میں اس سے محرُوم رہے گا۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّھَبُ وَالْحَرِیْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِیْ وَحُرِّمَ عَلٰی ذُکُوْرِھَا۔

(ترمذی۔ نسائی)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ سونا اور ریشم میری اُمّت کے مَردوں پر حرام ہے اور عورتوں کے لیے حلال۔

أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَنْ يَصْلِحَ أَنْ يُرٰى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَ هٰذَا وَ أَشَارَ إِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ. (ابوداؤد)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ اُن کے جسم پر باریک کپڑے تھے۔ حضورؐ نے اُن کی طرف سے مُنہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو اُس کے بدن سے سوائے ان دو جگہوں کے کچھ نظر نہ آنا چاہیے اور آپؐ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَا لَمْ يُخَالِطْ إِسْرَافٌ وَّلَا مُخِيْلَةٌ.

(ابن ماجة. نسائی)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، کھاؤ، پیو، صدقہ کرو اور پہنو، جب تک اس میں تکبّر اور اسراف نہ پایا جائے۔

لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيْدًا

فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ
اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ
ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ کَانَ فِیْ کَنَفِ اللّٰهِ
وَفِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِیْ سِتْرِ اللّٰهِ حَیًّا وَّمَیِّتًا۔ (ترمذی۔ ابن ماجه)

امیرالمومنین حضرت عُمرِ فاروق رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الخ (اللہ کے لیے تعریف ہے جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا، جس سے مَیں اپنے بدن کو چُھپاتا ہُوں اور اپنی زندگی کو زینت دیتا ہُوں) پڑھا اور فرمایا کہ مَیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ جس نے نیا کپڑا پہنا اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الخ۔ پھر اُس کپڑے کو جو اُس نے پُرانا کر دیا ہے، صدقہ کر دیا وُہ خُدا کی حفاظت اور پناہ میں رہے گا۔ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَاٰی رَجُلًا شَعِثًا قَدْ
تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ فَقَالَ مَا کَانَ یَجِدُ هٰذَا مَا یُسَکِّنُ بِهٖ

رَأْسَهٗ وَرَاٰى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ. (نسائی)

حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ملنے تشریف لائے۔ آپؐ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے بال پراگندہ تھے آپؐ نے فرمایا کہ کیا اسے وہ چیز (کنگھی) نہیں ملتی، جس سے بالوں کو درست کر لے اور ایک آدمی کو میلے کپڑوں میں دیکھ کر فرمایا کہ اسے وہ چیز (پانی) نہیں ملتی، جس سے یہ اپنے کپڑے دھو لے۔

عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِیْ اَلَكَ مَالٌ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ اَیِّ الْمَالِ؟ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ مَالًا فَلْیُرَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَیْكَ. (مشکوٰۃ)

حضرت ابو الاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت میرے کپڑے معمولی سے

تھے۔ آپؐ نے پوچھا، "کیا تمھارے پاس مال ہے؟" میں نے کہا "ہاں!" آپؐ نے پوچھا "کس طرح کا مال ہے؟" میں نے کہا "ہر طرح کا مال ہے۔ اللہ نے مجھے اونٹ، گائیں، بکریاں، گھوڑے اور غلام دے رکھے ہیں" آپؐ نے فرمایا کہ جب اللہ نے مال دے رکھا ہے تو اس کے فضل و احسان کا اثر تمھارے جسم پر ظاہر ہونا چاہیے۔

نکاح

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ۔ (متفق علیہ)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اے نوجوانو! تم میں سے جو نکاح کی ذمہ داریاں نبھا سکے، اُسے چاہیے کہ نکاح کرے، کیونکہ نکاح آنکھ کو نیچا رکھتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جسے طاقت (عورت کے مہر اور خرچ کی) نہ ہو وہ روزے رکھے، اس لیے کہ روزہ

بھی بُرائی سے بچاتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْأَۃَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْہُ اِلٰی نِکَاحِھَا فَلْیَفْعَلْ۔ (ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی آدمی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو ہو سکے تو اس عورت کو دیکھ لے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ الدِّیْنِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ۔ (مشکوٰۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان نے نکاح کیا تو آدھا دین مکمّل کر لیا۔ باقی آدھے دین میں اُسے خدا سے ڈرنا چاہیے۔

مہر

عَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رض کَمْ کَانَ صَدَاقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ صَدَاقُہٗ لِاَزْوَاجِہٖ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ اُوْقِیَۃً وَّنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ؟ قُلْتُ لَا، قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَۃٍ فَتِلْکَ خَمْسُ

مِائَةِ دِرْہَمٍ۔ (مُسلم)

حضرتِ ابُوسلمہؓ کہتے ہیں، مَیں نے اُمُّ المومنین حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے پُوچھا، نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مہر کتنا تھا، آپؓ نے فرمایا، حضُورؐ کی بیویوں کے لیے مہر بارہ اوقیہ اور نش تھا۔ پھر خُود ہی پُوچھا کہ تجھے پتہ ہے "نش" کیا ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا، آدھا اوقیہ۔ اور ساڑھے بارہ اوقیے تقریبًا پانچ سو درہم ہوتے ہیں۔

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الصَّدَاقِ اَیْسَرُہٗ۔

(نیل الاوطار)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، بہترین مہر وہ ہے، جو معمُولی ہو۔

ولیمہ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَۃٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ

اِمْرَأَةً عَلٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ
اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔ (متفق علیہ)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے کپڑوں پر زردی دیکھ کر پُوچھا کہ یہ کیا ہے۔ اُنھوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کی مقدار سونے پر نکاح کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ خُدا مبارک کرے۔ ولیمہ کرو، اگرچہ ایک ہی بکری سے ہو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ (متفق علیہ)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، سب کھانوں سے بُرا کھانا وہ ولیمہ ہے، جس میں دولت مندوں کو بُلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور جس نے دعوت سے اِنکار کیا، اُس نے اللہ اور رسُولؐ کی نافرمانی کی۔

عقیقہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ

مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهٗ وَيُسَمّٰى۔ (ابوداؤد)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بچّہ اپنے عقیقے میں رہن رہتا ہے۔ ساتویں دِن اُس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور سر منڈوایا جائے اور نام رکھّا جائے۔

عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَّقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِيْ رَأْسَهٗ وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ فِضَّةً قَالَ عَلِيٌّ فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهٗ دِرْهَمًا اَوْبَعْضَ دِرْهَمٍ۔ (ترمذی)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت حسنؓ کے عقیقے میں بکری ذبح کی اور فرمایا کہ اے فاطمہ! بچّے کا سر منڈاؤ اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے وزن کیا تو وہ درہم یا درہم سے کچھ کم نکلے۔

بچّوں کا نام رکھنا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔ (مسلم)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پسندیدہ عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِاَسْمَائِکُمْ وَبِاَسْمَاءِ اٰبَائِکُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَائَکُمْ۔ (ابوداؤد)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم قیامت کے دِن اپنے اور اپنے باپ، دادا کے نام سے پُکارے جاؤ گے، اِس لیے نام اچھّے رکھو۔

اِنَّ بِنْتًا کَانَتْ لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُقَالُ لَھَا عَاصِیَۃٌ فَسَمَّاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمِیْلَۃً۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عُمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس کی بجائے جمیلہ رکھ دیا۔

شب برأت

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَاِذَا ھُوَ بِالْبَقِیْعِ

فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ بَنِيْ كَلْبٍ۔ (ترمذی. ابن ماجہ)

اُمّ المومنین حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضورؐ کو بستر پر نہ پایا۔ تلاش پر آپؐ بقیع میں ملے۔ مجھے دیکھ کر آپؐ نے فرمایا کہ تجھے ڈر نہیں ہوا کہ خدا اور رسولؐ (رات کو اس طرح باہر آنے پر) ناراض ہوں گے؟ میں نے عرض کیا کہ حضورؐ! میں نے گمان کیا تھا کہ آپؐ کسی دوسری بیوی کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو دُنیا کے آسمان پر خاص توجّہ فرماتا ہے اور بنی کلاب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ تعداد میں گنہ گاروں کو بخش دیتا ہے۔

عیدین

كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَاَوَّلُ شَیْءٍ یَبْدَأُ بِهٖ اَلصَّلٰوۃُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰی صُفُوْفِهِمْ فَیَعِظُهُمْ وَیُوْصِیْهِمْ وَیَأْمُرُهُمْ وَاِنْ كَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ یَأْمُرُ بِشَیْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ یَنْصَرِفُ. (متّفق علیہ)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دِن عید گاہ تشریف لے جاتے۔ پہلے نماز پڑھتے اُس کے بعد لوگوں کی صفوں کے سامنے کھڑے ہو کر اُنھیں نصیحت و وصیّت فرماتے اور احکام دیتے۔ اگر کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو اُسے بھی روانگی کا حکم دیتے یا کسی اور معاملے میں کچھ فرمانا ہوتا تو ارشاد فرماتے۔ پھر واپس تشریف لے جاتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رضؓ دَخَلَ عَلَیْهَا وَعِنْدَهَا جَارِیَتَانِ فِیْ اَیَّامِ مِنًی تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِیْ رِوَایَةٍ تُغَنِّیَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ یَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ

فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَکْرٍؓ فَکَشَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ فَقَالَ دَعْھُمَا یَا اَبَا بَکْرٍؓ فَاِنَّھَا اَیَّامُ عِیْدٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَا اَبَا بَکْرٍؓ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدٌ وَّھٰذَا عِیْدُنَا.

(متّفق علیہ)

امّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے والدِ ماجد صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ عید کے دِن تشریف لائے۔ میرے پاس دو بچّیاں دف بجا کر گا رہی تھیں اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بعاث کے دن کہے تھے۔ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کپڑے سے مُنہ ڈھانپے وہیں لیٹے تھے۔ حضرتِ ابُوبکرؓ نے لڑکیوں کو ڈانٹا تو حضورؐ نے اپنے چہرۂ اقدس سے کپڑا ہٹا کر فرمایا کہ ابُوبکرؓ! انھیں کچھ نہ کہو، اس لیے کہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ "اے ابُوبکرؓ! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِہٖ فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ

اَنْ نُصَلِّیَ فَاِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُكِ فِیْ شَیْءٍ. (متفق علیہ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قُربانی کے دِن حضورؐ نے ہمیں خطاب فرماتے ہُوئے فرمایا کہ سب سے پہلے، آج کے دِن، ہمیں نماز پڑھنا ہے اور واپس جاکر قربانی کرنا ہے۔ جس نے ایسا کیا، اُس نے ہماری سُنّت پر عمل کیا، اور جس نے ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کیا، وہ بکری کا عام گوشت ہے جو اُس کے گھر والوں کے لیے ہے۔ اس میں قربانی کا کوئی حِصّہ نہیں۔

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ. (ترمذی۔ ابنِ ماجہ)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم عیدالفطر میں کھائے بغیر نماز کو نہیں جاتے تھے اور عیدالاضحیٰ میں نماز پڑھنے سے پہلے کچھ نہیں کھاتے تھے۔

دُعائیں

دُعا کی اہمیّت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضورِ اکرم صلّی اللہُ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُعا سے زیادہ بزرگ و عزیز کوئی چیز نہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔ (ترمذی)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ دُعا عبادت کا مغز ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ عِنْدَ رَاْسِہٖ مَلَکٌ مُّوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ

اَلْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِهٖ اٰمِیْن وَلَکَ بِمِثْلٍ. (مسلم)

سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مُسلمان اپنے مُسلمان بھائی کے پیٹھ پیچھے جو دُعا کرتا ہے، وہ قبول ہو جاتی ہے۔ اُس کے سر کے پاس ایک فرشتہ کھڑا رہتا ہے اور دُعا پر آمین کہتا ہے اور یہ بھی دُعا کرتا ہے کہ جو تُو نے اس کے لیے مانگا ہے، اللہ تجھے بھی عطا کرے۔

دُعا کا طریقہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَاَلْتُمُوا اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلَا تَسْئَلُوْھَا بِظُھُوْرِھَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِھَا وُجُوْھَکُمْ.
(ابوداؤد)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم اللہ سے مانگو تو اپنی ہتھیلیوں کو سامنے رکھ کر مانگو اور پُشت کے ذریعے نہ مانگو اور جب دُعا سے فارغ ہو تو ہاتھ اپنے مُنہ پر پھیر لو۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ حَتّٰی

يُصَلِّى عَلَىَّ فَلَا تَجْعَلُونِى كَغُمَرِ الرَّاكِبِ صَلُّوا عَلَىَّ اَوَّلَ الدُّعَاءِ وَاَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ. (ترمذی)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے، اُوپر نہیں چڑھتی۔ جب تک کہ مجھ پر درود نہ پڑھا جائے۔ تو تم مجھے سوار کے پیالے کی طرح بے کار نہ چھوڑ دو۔ دُعا سے پہلے، درمیان اور آخر میں مجھ پر درود پڑھا کرو۔

دُعا کا وقت

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلٰوَاتِ الْمَكْتُوْبَةِ. (ترمذی)

حضورؐ سے دریافت کیا گیا کہ کونسی دُعا جلد قبول ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، جو رات کے آخری حصّے اور نمازِ پنجگانہ کے بعد کی جائے۔

صُبح و شام کی دُعا

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى

قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَاِذَا اَصْبَحَ اَلْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ. (مُسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت دُعا میں فرماتے تھے کہ ہم نے شام کی اور سب مُلک نے اللہ کے لیے شام کی اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ وہ اللہ اکیلا ہے۔ کوئی اُس کا شریک نہیں۔ اسی کے لیے مُلک ہے اور اُسی کے لیے تعریفیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بہتریوں کا طالب ہوں اور اس رات کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سُستی، کمزوری، بڑھاپے اور بُڑھاپے کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں

اور دُنیا کے فتنوں، قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں"۔ اور حضورؐ صُبح کے وقت فرماتے "ملک اللہ کے لیے ہے" اور ایک روایت میں ہے "اے پروردگار! میں دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں"۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ "اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا فِيْهِ وَشَرِّمَا بَعْدَهٗ" ثُمَّ اِذَا اَمْسٰى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (ابوداؤد)

رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم صُبح کے وقت کہو "صُبح کی ہم نے، اور صُبح کی مُلک نے، اللہ کے لیے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اُس دن کی بہتری، کشائش، مدد، نُور، برکت اور ہدایت کی التجا کرتا ہوں اور تجھ سے اس دن کی بُرائی اور اس کے بعد کے دن کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں" اور شام کے وقت

بھی یہی کہو۔

عَنْ اَبَانَ ابْنِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَّقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَّمَسَاءِ کُلِّ لَیْلَۃٍ "بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَیَضُرُّہٗ شَیْءٌ۔ فَکَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَہٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَنْظُرُ اِلَیْہِ فَقَالَ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ اِلَیَّ اَمَا اَنَّ الْحَدِیْثَ کَمَا حَدَّثْتُکَ وَلٰکِنِّیْ لَمْ اَقُلْہُ یَوْمَئِذٍ لِیُمْضِیَ اللّٰہُ عَلَیَّ قَدَرَہٗ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرتِ ابان بن عُثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سُنا کہ سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو آدمی روزانہ صُبح و شام تین مرتبہ یہ کہے "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہُوں کہ جس کے نام سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سُننے اور جاننے والا ہے"۔ اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ ابان کو

ایک قسم کا فالج ہو گیا تھا۔ سُننے والے نے اُن کی طرف دیکھنا شروع کر دیا (مطلب یہ تھا کہ اگر یہ صحیح ہے تو تمھیں یہ تکلیف کیونکر ہوئی ؟)۔ ابان نے کہا کہ میری طرف کیا دیکھتے ہو۔ حدیث ایسے ہی ہے، جیسے میں نے بیان کی لیکن مجھے اُس دن پڑھنا یاد نہ رہا اور میرا مقدّر کا لکھا پورا ہو گیا۔

سوتے جاگتے وقت کی دُعا

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى" وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ"۔ (بُخاری)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم جب رات کو اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنے ہاتھ کو رُخسار کے نیچے رکھ کر فرماتے "اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔" اور جب جاگتے تو فرماتے "اللہ کے لیے

تعریف ہے، جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اُٹھنا ہے۔"

چاند دیکھنے کی دُعا

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَاَی الْھِلَالَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ۔ (ترمذی)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم چاند دیکھتے وقت فرماتے "اے اللہ! اِس چاند کو ہم پر طلوع فرما! امن، اِیمان، سلامتی اور اِسلام کے ساتھ اے چاند! میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَاَی الْھِلَالَ قَالَ "ھِلَالُ خَیْرٍ وَّ رُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ" ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَھَبَ بِشَھْرِ کَذَا وَجَاءَ بِشَھْرِ کَذَا۔ (ابوداؤد)

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب چاند دیکھتے تو تین مرتبہ فرماتے "بھلائی اور ہدایت

کا چاند ہے۔ میں اُس اللہ پر ایمان لایا، جس نے تجھے پیدا کیا"۔ پھر فرماتے "اس اللہ کے لیے تعریف ہے" جو لے گیا اُس مہینے کو اور اِس مہینے کو لے آیا۔

روزہ کھولنے کی دُعا

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ "اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ"۔ (ابو داؤد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت فرمایا کرتے تھے "اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا"۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَلْیَقُلْ "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا" ثُمَّ لْیُسَلِّمْ عَلٰی

اَھلِہٖ۔ (ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو تو کہے، "اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں۔ داخل ہونے کی بھلائی اور باہر نکلنے کی بھلائی۔ ہم اللہ کے نام سے گھر میں داخل ہوئے اور اللہ پر ہی جو ہمارا رب ہے، ہم نے بھروسہ کیا۔" پھر وہ اپنے گھر والوں کو سلام کہے۔

سفر کی دُعا

اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجًا اِلَی السَّفَرِ کَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ

مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ، وَ اِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.

(مُسلم)

رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب سفر کو جانے کے لیے اُونٹ پر سوار ہوتے تو تین بار اللہُ اکبر کہنے کے بعد فرماتے "پاک ہے وہ ذات، جس نے اِس سواری کو ہمارا فرمانبردار بنایا ؛ ہمیں اِس کی طاقت نہ تھی اور ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اِس سفر میں تجھ سے نیکی، پرہیزگاری اور وہ کام کرنے کی توفیق چاہتے ہیں ؛ جس سے تُو راضی ہو۔ اے اللہ! ہم پر یہ سفر آسان کر دے اور اس کی مسافت کو لپیٹ دے۔ اے اللہ! تُو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے گھر والوں کا حافظ۔ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہُوں سفر کی مشقت اور بُری چیزوں کے

دیکھنے سے اور اپنے اہل و عیال میں برائی سے لوٹنے سے" اور جب واپس ہوتے تو اس دُعا کے ساتھ یہ بھی کہتے "ہم سلامتی سے واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے، ربّ کی تعریف کرنے والے۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ قَالَ "بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ اَنْ نَزِلَّ اَوْنَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْنَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیْنَا: (ترمذی۔نسائی)

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم جب گھر سے باہر نکلتے تو فرماتے "اللہ کے نام سے اور اللہ پر توکّل کیا میں نے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس بات سے پناہ مانگتے ہیں کہ پھسلیں یا گمراہ ہوں یا ہم ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت کریں یا ہم سے جہالت کا برتاؤ کیا جائے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّیْلُ قَالَ یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا فِیْکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدُبُّ عَلَیْکِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور رات آجاتی تو آپ فرماتے: "اے زمین! میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔ میں تیرے شر، جو چیز تیرے اندر ہے اُس کے شر، جو چیز تجھ میں پیدا کی گئی اُس کے شر اور جو چیز تیرے اُوپر چلتی ہے اُس کے شر سے خدا کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔ اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں شیر سے، سیاہ سانپ سے، دُوسرے سانپ اور بچھو سے، اور شہر کے رہنے والوں کی شرارت سے اور جو چیز بُرائی کو پیدا کرنے والی ہے، اُس سے اور

جو بُرائی پیدا ہوئی، اُس سے۔

کھانے کے بعد کی دُعا

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ".

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے "اللہ کے لیے تعریف ہے، جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور اسلام کی دولت سے مالا مال فرمایا"۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ" وَإِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلْ "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ" فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ.

(ترمذی، ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے. تو کہے "اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور اس سے بہتر کھانا ہمیں کھلا"۔ اور جب دُودھ پیے تو کہے "اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور اس سے زیادہ عطا فرما"۔ اس لیے کہ کھانے پینے دونوں کو کفایت کرنے والی چیز سوائے دُودھ کے اور کوئی نہیں۔ (مُراد یہ ہے کہ دُودھ سے بہتر چیز کی دُعا بے کار ہے۔ یہ سب سے اچھی غذا ہے۔)

بُری چیزوں اور دُشمنوں سے پناہ کی دُعا:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ"۔ (ابوداؤد)

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جب کسی قوم سے اندیشہ و خوف ہوتا تو فرماتے "اے

"اے اللہ! ہم تجھے اُن کے مقابلے پر کرتے ہیں اور ہم اُن کی بُرائیوں سے تیرے ذریعے پناہ مانگتے ہیں۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ. (متفق علیہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "اے اللہ! میں تیرے ذریعے پناہ مانگتا ہوں، فکر سے، غم سے، عاجزی سے، سستی و کاہلی سے، بزدلی سے، بخل سے، قرض کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبے سے۔

جنگ کے وقت کی دُعا:

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهُ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ، "اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا" قَالَ فَضَرَبَ اللهُ وُجُوْهَ اَعْدَائِهٖ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَ اللهُ بِالرِّيْحِ. (مشکوٰۃ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ ہم نے خندق کے دن کہا کہ یا رسول
اللہ! کوئی ایسی دعا ہے، جسے ہم پڑھیں؟
اب تو ہمارے دل گلے تک آ گئے ہیں۔
آپؐ نے فرمایا کہ ہاں "اے اللہ! ہمارے
عیوب کو چھپا لے اور ہمیں گھبراہٹ اور
خوف سے امن میں رکھ"۔ ابو سعیدؓ فرماتے ہیں
کہ یہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نے دشمنوں پر
آندھی بھیجی اور اس سے انہیں شکست دی۔

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
غَزَا قَالَ "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي
بِكَ اَصُولُ وَبِكَ اُقَاتِلُ"۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ میں
تشریف لے جاتے تو میدانِ جہاد میں فرماتے
"اے اللہ! تو ہی میرا حامی و ناصر ہے
تیری طاقت سے ہی میں حملہ کرتا ہوں،
اور تیری طاقت سے ہی جنگ کرتا ہوں۔

تکلیف اور مصیبت میں دُعا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ الْمَکْرُوْبِ "اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ"۔ (ابوداؤد)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ پریشانی اور مصیبت میں مبتلا آدمی کی دُعا یہ ہے کہ "اے اللہ! میں تیری رحمت کی اُمید رکھتا ہوں۔ تو مجھے ایک لحظہ بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام امور کو درست فرما دے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْکَرْبِ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ"۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے

روایت ہے کہ تکلیف کے موقع پر حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم فرمایا کرتے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ آسمانوں اور زمینوں اور عرشِ کریم کا پروردگار ہے۔

ادائگیِ قرض کی دُعا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ ھُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ وَدُیُوْنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُکَ کَلَامًا اِذَا قُلْتَہٗ اَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمَّکَ وَقَضٰی عَنْکَ دَیْنَکَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ" قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمِّیْ وَقَضٰی عَنِّیْ دَیْنِیْ۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ایک آدمی نے کہا کہ حضور! مجھے غموں اور قرض نے گھیر رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا

کہ میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تُو اُنھیں پڑھے تو اللہ تیرے غم دُور کر دے اور قرض ادا کر دے۔ اُس نے عرض کیا کہ حضورؐ! ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم صُبح و شام یہ پڑھا کرو۔ "اے اللہ! میں تیرے ذرِیعے پناہ مانگتا ہُوں فکر و غم سے، عاجزی اور کاہلی سے، بُخل اور بُزدلی سے، قرض کے غلبے سے اور دُشمنوں کے قہر سے۔" اُس آدمی نے کہا، مَیں نے یہ کلمات مسلسل پڑھے۔ اللہ تعالیٰ نے میرا غم دُور کر دیا اور میرا قرض ادا کر دیا۔

جامع دُعائیں

كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(متّفق علیہ)

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اکثر یہ دُعا کیا

کرتے تھے "اے اللہ! ہمیں دُنیا میں نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی نیکی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ کَثِیْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْہُ شَیْئًا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ کَثِیْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْہُ شَیْئًا قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَجْمَعُ ذٰلِکَ کُلَّہٗ تَقُوْلُ "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (ترمذی)

حضرت ابُو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ و سلّم نے بہُت سی دُعائیں کیں۔ ہم ان میں سے کوئی بھی یاد نہ رکھ سکے۔ ہم نے کہا کہ حضورؐ! آپؐ نے اِتنی دُعائیں کی ہیں کہ ہمیں اس میں

سے کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ آپؐ نے فرمایا کہ
میں تمھیں وہ نہ بتا دُوں جو اس تمام کو
جامع ہو۔ تم یہ کہا کرو " اے اللہ! ہم
تجھ سے وہ تمام اچھی چیزیں طلب کرتے
ہیں جو تیرے نبیِ مُحترم صلّی اللہ علیہ وسلّم
نے تجھ سے مانگیں اور ہم اُن تمام برائیوں
سے پناہ مانگتے ہیں، جن سے تیرے نبی
مُحترم نے پناہ مانگی۔ تجھی سے مدد چاہی
جاتی ہے اور تُو ہی پُورا کرنے والا ہے اور
کوئی حرکت اور طاقت تیری رضا کے بغیر
نہیں ہو سکتی۔